بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا (الآیۃ سورۃ الحجرات)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو

# رضاخانی اشتہار پر ایک نظر

مؤلفہ: مولانا عبدالغفور اثری

www.irqpk.com

اہلحدیث یوتھ فورس محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

یاأیها الذین آمنوا إن جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا (الآیۃ سورۃ الحجرات)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو

FAHIM NIKAB

# رضاخانی اشتہار پر ایک نظر

مؤلفہ: مولانا عبدالغفور اثری

اہلحدیث یوتھ فورس محلہ وارڈ کس سیالکوٹ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتابچہ ــــــــ رضا خانی اشتہار پر ایک نظر

مرتبہ ــــــــ مولانا عبد الغفور اثری

طباعت ــــــــ بار اوّل ۔ شعبان ۱۴۱۲ھ
فروری ۱۹۹۲ء

صفحات ــــــــ ۹۶

تعداد ــــــــ گیارہ صد (۱۱۰۰)

قیمت ــــــــ

مطبع ــــــــ زاہد بشیر پرنٹرز ۔ ہجویری پارک
ریٹی گن روڈ لاہور

کتابت ــــــــ عنایت بیگ

ناشر

اہلحدیث یوتھ فورس محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# فہرست مضامین رضاخانی اشتہار پر ایک نظر


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۱ | عرضِ حال | ۸ |
| ۲ | قادری صاحب کی پہلی دلیل پر بحث | ۱۲ |
| ۳ | قادری صاحب کی جہالت | 〃 |
| ۴ | ما ثبت من السنۃ کی اصل عبارت | 〃 |
| ۵ | رضاخانی مفتی معین الدین نعیمی کا ترجمہ | ۱۳ |
| ۶، ۷ | فائدہ جلیلہ ـــــ قادری صاحب کی بدباطنی اور بددیانتی | ۱۳-۱۴ |
| ۸ | سنن کبریٰ بیہقی کی اصل عبارت | ۱۴ |
| ۹ | قادری صاحب کی دو بددیانتیاں | 〃 |
| ۱۰ | مجموعۂ فتاویٰ عزیزی کی اصل عبارت | ۱۵ |
| ۱۱ | قادری صاحب کی بددیانتی | 〃 |
| ۱۲ | معجم طبرانی کی جلد اور صفحہ نمبر نہ لکھنے کی وجہ | ۱۶ |
| ۱۳ | بیس رکعات تراویح والی روایت کا "ابراہیم بن عثمان" راوی قادری صاحب کے مشفق استاد مولوی ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی کے نزدیک بھی قابلِ حجت نہیں ہے | ۱۷ |
| ۱۴ | بیس رکعات تراویح والی روایت بالاتفاق محدثین عظامؒ و اکابرینِ احناف کرامؒ زبردست ضعیف اور صحیح حدیث کے خلاف ہے | ۱۸ |
| ۱۵ | امام ابن ہمامؒ حنفی کی شہادت | 〃 |
| ۱۶ | امام عبداللہ بن یوسفؒ زیلعی حنفی کی شہادت | 〃 |
| ۱۷ | امام علیؒ بن سلطان محمدؒ ہروی حنفی کی شہادت | 〃 |
| ۱۸ | محشی بخاری مولوی احمد علیؒ حنفی سہارنپوری کی شہادت | 〃 |


www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹ | شیخ عبدالحق حنفی دہلوی کی شہادت | ۱۹ |
| ۲۰ | علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی کی شہادت | 〃 |
| ۲۱ | علامہ محمد انور شاہ حنفی کاشمیری کی شہادت | 〃 |
| ۲۲ | فاضل مذاہبِ اربعہ علامہ عبدالرحمٰن الجزیری مصری کی شہادت | 〃 |
| ۲۳ | قادری صاحب کی دوسری دلیل پر بحث | ۲۱ |
| ۲۴ | قادری صاحب کی زبردست جہالت اور بے وقوفی | 〃 |
| ۲۵ | امام رافعی کے قول کو حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دے دیا | 〃 |
| ۲۶ | قادری صاحب کی بددیانتی اور بدباطنی | ۲۲ |
| ۲۷ | امام جلال الدین سیوطی کی پوری عبارت | 〃 |
| ۲۸ | حاصل کلام | ۲۴ |
| ۲۹ | قادری صاحب کی تیسری دلیل پر بحث | 〃 |
| ۳۰ | امام محمد بن یوسف، یزید بن خصیفہ سے اوثق ہے اس لیے ترجیح ان کی روایت کو ہے | ۲۵ |
| | یزید بن خصیفہ کی روایت شاذ ہے | ۲۶ |
| ۳۱ | قادری صاحب کی بدباطنی اور بددیانتی | ۲۷ |
| ۳۲ | رضاخانیوں کے لیے لمحہ فکریہ | ۲۸ |
| ۳۳ | سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں عہدِ فاروقی کے لوگوں کا عمل پیش کرنا گمراہی ہے | ۲۹ |
| ۳۴ | قادری صاحب کی چوتھی اور پانچویں دلیل | ۳۰تا۳۶ |
| ۳۵ | قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت | ۳۰ |
| ۳۶ | مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت بھی منقطع السند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے | ۳۱ |
| ۳۷ | علماءِ احناف کا اعتراف، مرفوع کے مقابلہ میں موقوف حجت نہیں ہے | ۳۲-۳۳ |
| ۳۸ | قادری صاحب کا زبردست سفید جھوٹ | ۳۴ |
| ۳۹ | جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں | 〃 |
| ۴۰ | قادری صاحب کے انعامی چیلنج کا جواب | ۳۵ |


www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

| | | |
|---|---|---|
| ۴۱ | قادری صاحب کا آثار السنن ص۵۵/۲ والا حوالہ سو فیصدی غلط ہے | ۳۵ |
| ۴۲ | کنز العمال والی روایت بھی منقطع السند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے | // |
| ۴۳ | قادری صاحب کی بددیانتی اور بدباطنی | ۳۶ |
| ۴۴ | قادری صاحب کی چھٹی اور ساتویں دلیل پر بحث | ۳۷ تا ۴۲ |
| ۴۵ | جامع ترمذی اور دس ہزار روپے کا نقد انعام | ۳۷ |
| ۴۶ | قادری صاحب کی بددیانتی | // |
| ۴۷ | ماردینی کی علمی تحقیق | ۳۸ |
| ۴۸ | امام ترمذیؒ نے حضرت عمرؓ و علیؓ کے زمانے میں بیس رکعات والے آثار کو ضعیف قرار دیا ہے | ۳۹ |
| ۴۹ | قادری صاحب کی جہالت | // |
| ۵۰ | موطا امام مالکؒ والی روایت ضعیف ہے | // |
| ۵۱ | امام عبداللہ بن یوسفؒ زیلعی حنفی کی شہادت | ۴۰ |
| ۵۲ | شارح بخاری علامہ عینی حنفیؒ کی شہادت | // |
| ۵۳ | علامہ ظہیر احسنؒ نیموی حنفی کی شہادت | // |
| ۵۴ | علامہ عبدالحی، علامہ عبدالحمید حامد اور امام نوویؒ کی شہادت | ۴۱ |
| ۵۵/۵۶ | حاصلِ کلام ـــ رضاخانی مولوی صاحبان انصاف سے بتائیں | ۴۱-۴۲ |
| ۵۷ | امام مالکؒ کا اپنا عمل | ۴۲ |
| ۵۸ | قادری صاحب کی آٹھویں تا گیارہویں دلیل پر بحث | ۴۳ تا ۵۰ |
| ۵۹ | حضرت عثمان رضنے بیس رکعات تراویح نہیں پڑھیں اور | ۴۳ |
| ۶۰ | نہ ہی کسی شخص کو بیس رکعات تراویح پڑھانے کا حکم دیا | ۴۳ |
| ۶۱ | سنن کبریٰ بیہقی والا حضرت علیؓ کا اثر بھی ضعیف ہے | ۴۵ |
| ۶۲ | حماد بن شعیب کا ضعف | // |
| ۶۳ | عطاء بن سائب بھی مجروح اور متکلم فیہ راوی ہیں | // |
| ۶۴ | حاصلِ کلام | ۴۶ |
| ۶۵ | قادری صاحب کی جہالت | ۴۷ |


FAHIM NISAR

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

| | | |
|---|---|---|
| ٦٦ | قادری صاحب کو انعامی چیلنج | ۴۸ |
| ٦٧ | قادری صاحب کا سفید جھوٹ | // |
| ٦٨ | خلاصۂ مطلب | ۵۰ |
| ٦٩ | سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حکمِ فاروقیؓ کے مقابلہ میں عطاءؒ کے زمانہ کے لوگوں کا عمل چہ معنی دارد؟ | // |
| ٧٠ | کیا قادری صاحب باغیٔ سنت ہیں؟ | ۴۹ |
| ٧١ | قادری صاحب کی بارہویں تا انیسویں دلیل پر بحث | ۵۱ تا ۵۸ |
| ٧٢ | قادری صاحب کی ہٹ دھرمی اور حماقت | ۵۱ |
| ٧٣ | روایتِ اعمش منقطع السند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے | ۵۲ |
| ٧۴ | قادری صاحب کی بے شرمی اور ہٹ دھرمی | ۵۳ |
| ٧۵ | قادری صاحب کا سفید جھوٹ اور بددیانتی | // |
| ٧٦ | حنفی مترجمین و ناشرین کتبِ دینیہ کی تحریف اور بددیانتی | ۵۴ |
| ٧٧ | خلاصہ مطلب ـــ ابن حجر مکی ہیثمیؒ کا بے دلیل دعویٰ | ۵۵ |
| ٧٩ | الوفا کا بے کار حوالہ | ۵۶ |
| ٨٠ | شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، امام غزالیؒ، امام نوویؒ اور علامہ عبدالوہاب شعرانی کا بے دلیل دعویٰ | ۵٧ |
| ٨١ | بے دلیل دعویٰ بے کار اور مردود ہوتا ہے | // |
| ٨٢ | قادری صاحب کو انعامی چیلنج | ۵٨ |
| ٨٣ | قادری صاحب کی بیسویں اور اکیسویں دلیل پر بحث | ۵٨ تا ٦١ |
| ٨۴ | علامہ ابنِ عابدین شامی حنفی کا بے دلیل دعویٰ اور قادری صاحب کی ذمہ داری | ۵٨ |
| ٨۵ | بیس ہزار روپے نقد انعام | ۵٩ |
| ٨٦ | قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت | // |
| ٨٧ | لو خود اپنے دام میں صیاد آ گیا | ٦٠ |
| ٨٨ | قادری صاحب کی ہٹ دھرمی اور ڈھٹائی | ٦١ |


www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

| | | |
|---|---|---|
| ۸۹ | قادری صاحب کی بائیسویں تا پچیسویں دلیل پر بحث | ۶۱ تا ۷۴ |
| ۹۰ | قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت | ۶۱ |
| ۹۱ | کیا صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کر کے اپنی مرضی سے بیس رکعات تراویح پر اجماع کر لیا ؟ | - ۶۲ |
| ۹۲ | قادری صاحب کے فتویٰ کا خلاصہ | ۶۳ |
| ۹۳ | کیا روایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نماز تراویح کے بارے میں ہے؟ | ۶۴ |
| ۹۴ | قادری صاحب کی غلط فہمی کا ازالہ | ۶۵ |
| ۹۵ | شرم مگر ان کو نہیں آتی | ۶۶ |
| ۹۶ | قادری صاحب کے ظالمانہ فتویٰ کی تردید میں کون کون آیا ؟ | ۶۷ تا ۶۹ |
| ۹۷ | کیا تہجد کی فرضیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ساقط کر دی گئی ؟ | ۷۰ |
| ۹۸ | نماز تراویح کے بعد تہجد ثابت نہیں | 〃 |
| ۹۹ | حنفیوں کے گھر کی شہادت | ۷۲ |
| ۱۰۰ | قادری صاحب کی بددیانتی ، بدباطنی اور بزدلی | ۷۳ |
| ۱۰۱ | مولانا نور الحسن بھوپالویؒ کی عبارت کی وضاحت | ۷۴ |
| ۱۰۲ | چھتیسویں اور ستائیسویں دلیل پر بحث | ۷۴ تا ۸۲ |
| ۱۰۳ | قادری صاحب کا علامہ وحید الزمان حیدر آبادیؒ پر بہتان | ۷۴ |
| ۱۰۴ | المشرب الوردی کے محولہ صفحہ کا اصل فوٹو | ۷۵-۷۶ |
| ۱۰۵ | جھوٹے کے منہ میں ...... ! | ۷۸ |
| ۱۰۶ | قادری صاحب کے سفید جھوٹ میں مزید اضافہ | ۷۹ |
| ۱۰۷ | قادری صاحب کی مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے فتویٰ میں تحریف اور ظالمانہ کانٹ چھانٹ | ۸۱-۸۲ |
| ۱۰۸ | سوال وجواب کی مکمل عبارت کا اصل فوٹو | ۸۰ |
| ۱۰۹ | قادر صاحب کی بے وقوفی اور گیدڑ بھبکی | ۸۳ |
| ۱۱۰ | قادری صاحب کا چیلنج منظور ہے | ۸۵ |
| ۱۱۱ | قادری صاحب کی سترہ جہالتیں، چودہ بددیانتیاں اور چھ عدد سفید جھوٹ | ۸۷ تا ۹۳ |
| ۱۱۲ | ماخذِ کتاب | ۹۳ تا ۹۶ |


www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# عرضِ حال

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَحۡدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنۡ لَّا نَبِيَّ بَعۡدَهٗ ○

اَمَّا بَعۡدُ!

واضح ہو کہ زیرِ نظر کتابچہ کے لکھنے کا سبب اور محرک یہ ہے کہ حال ہی میں بریلویوں کے مشہور مولوی محمد ضیاء اللہ صاحب قادری مدیر اعلیٰ ماہنامہ "ماہِ طیبہ" سیالکوٹ کا مرتبہ اشتہار (حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بیس رکعات تراویح پڑھنے کا ثبوت) نظر سے گزرا جس میں انہوں نے بڑے تکبر اور تعلی سے

○ وہابیوں کو چیلنج کر کے ان سے مبلغ بیس ہزار روپے نقد انعام وصول کرنے کا حق محفوظ رکھنے کی دھمکی دی ہے۔

○ اشتہار میں درج کردہ حوالہ جات غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ ایک ہزار روپے کا انعامی چیلنج بھی کیا ہے (جبکہ اشتہار میں مذکور دلیل نمبر ۵ پر آثار السنن ص ۵۷ ج ۲ کا حوالہ بھی دیا ہے۔ جو کہ سولہ آنے غلط اور سو فیصدی جھوٹ ہے۔ اور دیگر کئی حوالے بھی بتعیّن حروف محولہ کتب سے پیش کرنا ان کے بس کا روگ نہیں ہے (کما سیأتی)

○ صرف دلیلوں کی تعداد بڑھانے کے لیے ایک ایک روایت کو کئی کئی بار نقل کر کے اپنے ضعیف الاعتقاد اور ناخواندہ حواریوں پر اپنی علمی دھاک بٹھانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جیسا کہ روایت ابن عباسؓ کو تین مرتبہ دلیل نمبر ۱، نمبر ۱۵ اور ۱۶ وہابیوں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کا چیلنج قبول" کے زیرِ عنوان درج کیا ہے۔ روایت سائب بن یزید کو چار مرتبہ دلیل نمبر ۳، ۸، ۱۰، ۲۱ کے تحت درج کیا۔ اور امام محمد بن عیسیٰ ترمذی المتوفی سنہ ۲۷۹ھ کے قول کو دو مرتبہ دلیل نمبر ۱۲۰۶ کے تحت درج کیا ہے۔ اور اسے حدیث باور کرانے کی ناکام کوشش کی ہے۔

○ محولہ بالا کتب کی عبارات کو قطع و برید کر کے پیش کیا ہے۔ اور اپنے موقف پر ایک بھی صحیح، غیر مجروح حدیث پیش نہیں کر سکے۔

○ اپنے مولویوں کی کتب کی عبارات کو بھی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

○ شیخ الاسلام، فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری المتوفی سنہ ۱۳۶۷ھ کے فتویٰ میں یہودیانہ تحریف اور ظالمانہ کانٹ چھانٹ کی ہے۔

○ علامہ وحید الزمان حیدرآبادی المتوفی سنہ ۱۳۳۸ھ پر صریح بہتان باندھ کر پرلے درجے کی حماقت کی ہے۔

○ امام ابو القاسم عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم الرافعی المتوفی سنہ ۶۲۳ھ کے قول کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دے کر اپنی جہالت اور بے وقوفی کا زبردست مظاہرہ کیا ہے۔

○ "وہابیوں کا چیلنج قبول" کے زیرِ عنوان وہی انتہائی ضعیف روایت ابن عباسؓ درج کی ہے۔ جبکہ مطالبہ صحیح حدیث پیش کرنے کا تھا۔

○ صحیح روایت عائشہ صدیقہؓ میں مذکور تین وتر سمیت گیارہ رکعات نماز کو قیام رمضان (نماز تراویح) قرار دینے والے حضرات (جن میں صحابہ کرامؓ سے لے کر محدثین عظام بالخصوص امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۲۵۶ھ ـــ امام احمدؒ بن حسین بیہقی المتوفی ۴۵۸ھ ـــ امام احمدؒ بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ ـــ اور امام جلال الدین عبدالرحمٰنؒ بن ابوبکر بن محمدؒ السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ سمیت اکابرینِ احناف کرام بالخصوص ـــ امام محمدؒ المتوفی ۱۸۹ھ ـــ امام عبداللہؒ بن یوسفؒ زیلعی حنفی المتوفی ۷۶۲ھ ـــ امام ابن ہمامؒ حنفی المتوفی ۶۸۱ھ ـــ امام محمودؒ بن احمدؒ عینی حنفی المتوفی ۸۵۵ھ ـــ شیخ عبدالحق حنفیؒ دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ ـــ امام محمدؒ بن علیؒ نیموی حنفی المتوفی ۱۳۲۲ھ ـــ علامہ عبدالحیؒ حنفی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ اور ـــ فاضل مذاہبِ اربعہ علامہ عبدالرحمٰنؒ الجزیری المتوفی ۱۳۶۰ھ وغیرہم کو سراسر آنکھوں میں دھول ڈال کر عوام کو گمراہ کرنے والے قرار دیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ○

میں خود غرض نہیں میرے آنسو پرکھ کے دیکھ ؎
فکرِ چمن ہے مجھے، غمِ آشیاں نہیں

## الحاصل

یہ سب کچھ کر چکنے کے باوجود بھی وہ اپنے آپ کو معصوم ہی تصور کرتے ہیں ؎

آلودہ میرے خون سے داماں کیے ہوئے
یوں پھر رہے ہیں جیسے کوئی بات ہی نہیں

یہ ہیں وہ حالات و واقعات اور اسباب و محرکات، جن کے پیش نظر مجبوراً صرف اور صرف مدافعت کے طور پر راقم نے زیرِ نظر کتابچہ "رضاخانی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

شتہار پر ایک نظر" ترتیب دیا ہے۔ جس میں قادری صاحب کی بیس رکعات
ادیح پر پیش کردہ ستائیس دلیلوں کے جوابات میں واضح، ٹھوس، مسکت
ور علمی دلائل و براہین پیش کیے ہیں۔ اور بسندِ صحیح سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
ین وتر سمیت گیارہ رکعات قیامِ رمضان، جس کا نفاذ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر
ن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا) کو نکھار کر پیش کر دیا ہے۔

رخِ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں، نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

قارئین و ناظرین حضرات کو بعض مقامات پر کچھ حوالے مکرر بھی نظر آئیں گے۔
نیز قادری صاحب کی پیش کردہ عبارات میں بددیانتی، قطع و برید اور
فید جھوٹ کے رد میں کبھی کچھ لہجہ سخت بھی ہو گیا ہے۔ جو کہ قادری صاحب کی
نیافتِ طبع کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے بامر مجبوری ایسا کیا گیا ہے۔

کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْعُلَمَآءِ

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (سورۃ المومن ۴۴)

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَجَمِيْعِ مُتَّبِعِيْهِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ آمین ۝ ثم آمین ۝

احقر الناس
عبد الغفور اثری

شعبان ۱۴۱۲ھ
فروری ۱۹۹۲ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

**حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعات پڑھنا** ا۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعات (تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۴ ج ۲، سنن بیہقی ص ۴۹۶ ج ۲۔ ماثبت بالسنہ۔ معجم طبرانی۔ فتاوی عزیزی ص ۱۱۹ ج ۱)

## ایک نظر (۱)

### قادری صاحب کی جہالت

واضح ہو کہ محولہ بالا کتب میں نمبر ۳ کا نام قادری صاحب نے غلط لکھا ہے جو ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ کتاب شیخ عبدالحق حنفی دہلوی (المتوفی ۱۰۵۲ھ) کی تصنیف ہے اس کا نام "مَاثَبَتَ مِنَ السُّنَّةِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَةِ" ہے۔ اور قادری صاحب اس کا نام ماثبت بالسنہ لکھتے ہیں۔

### قادری صاحب کی بد باطنی اور بد دیانتی

### مَاثَبَتَ مِنَ السُّنَّةِ کی اصل عبارت

بریلویوں کے رئیس المحدثین رشیخ المحققین مولانا شیخ عبدالحق حنفی دہلوی رقمطراز ہیں:

وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ اَوْتَرَ بَعْدَھَا بِثَلٰثٍ لٰکِنَّ الْمُحَدِّثِیْنَ قَالُوْا اِنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ ضَعِیْفٌ وَالصَّحِیْحُ مَا رَوَتْہُ عَائِشَۃُ اَنَّہٗ صَلّٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً کَمَا ھُوَ عَادَتُہٗ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وَرُوِیَ اَنَّہٗ کَانَ بَعْضُ السَّلَفِ فِیْ عَھْدِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یُصَلُّوْنَ بِاِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً قَصْدَ التَّشَبُّہِ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ ذکر شہر رمضان الفصل الاول فی عدد رکعاتہا مترجم ص ۲۸۶)

## رضاخانی ترجمہ

رضاخانیوں کے مشہور مفتی معین الدین حنفی نعیمی مذکورہ عبارت کا ترجمہ بایں الفاظ رقمطراز ہیں۔

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعتیں پڑھتے، پھر اس کے بعد تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے۔ لیکن محدثین کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور دوسری روایت صحیح ہے، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نے گیارہ رکعتیں پڑھی ہیں جیسے قیام اللیل میں آپ کی عادت تھی۔ اور روایت میں ہے کہ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں بعض بزرگ گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت ہو جائے"۔

(ما انعم علی الامۃ المعروف بہ ایام اسلام ص ۳۶۳، ۳۶۴ مطبوعہ ادارہ نعیمیہ رضویہ ہفت روزہ سواداعظم موچی گیٹ لاہور)

## فائدہ جلیلہ

ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ کی اصل عبارت سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بریلویوں کے رئیس المحدثین و شیخ المحققین مولانا عبدالحق حنفی دہلوی المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ نے اپنی کتاب مَاثَبَتَ مِنَ السُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃِ میں حضرت عبداللہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بیس رکعات والی روایت نقل کر کے محدثین کے حوالہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وتر سمیت گیارہ رکعات والی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ یعنی ان کے نزدیک بھی نماز تراویح بسند صحیح سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم وتر سمیت گیارہ رکعات ہی ہیں۔

قادری صاحب نے بیس رکعات والی روایت تو ماثبت من السنۃ سے نقل کر دی آگے جو ان کے رئیس المحدثین وشیخ المحققین مولانا عبد الحق حنفی دہلوی، محدثین کرام کا فیصلہ نقل فرما رہے ہیں اس سے چشم پوشی فرما کر اپنی بدباطنی اور بددیانتی کا زبردست مظاہرہ کیا ہے۔

آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں ؎
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

## قادری صاحب کی دو بددیانتیاں
## سُننِ کبریٰ بیہقی کی اصل عبارت

قادری صاحب نے مذکورہ روایت پر سنن کبریٰ بیہقی کا حوالہ بھی دیا ہے سو واضح ہو کہ امام احمدؒ بن حسینؒ بیہقی (المتوفی ۴۵۸ھ) نے مذکورہ روایت بایں الفاظ نقل فرمائی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْشَيْبَةَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبَسِيُّ الْكُوْفِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ۔

(السنن الکبریٰ مع الجوہر النقی ج ۲ ص ۴۹۶)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس میں بھی قادری صاحب نے دو بددیانتیاں کر کے زبردست ڈھٹائی اور بے شرمی کا مظاہرہ کیا ہے۔

۱۔۔۔۔۔ فِی غَیْرِ جَمَاعَۃٍ کے الفاظ کو ہڑپ کر گئے ہیں۔

۲۔۔۔۔۔ تَفَرَّدَ بِہٖ اَبُوْشَیْبَۃَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِیُّ الْکُوْفِیُّ وَھُوَ ضَعِیْفٌ

(یعنی اس روایت میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی راوی متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے) کے الفاظ سے چشم پوشی کر کے اپنی بدباطنی اور بددیانتی کا اظہار فرما دیا ہے جو ہر طرح امانت و دیانت اور شرافت و صداقت کے سراسر خلاف ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

# قادری صاحب کی بددیانتی

# فتاویٰ عزیزی کی اصل عبارت

قادری صاحب نے حضرت ابن عباسؓ کی بیس رکعات والی روایت پر فتاوی عزیزی کا حوالہ بھی دیا ہے، سو واضح ہو کہ مجموعہ فتاوی عزیزی کی اصل عبارت یہ ہے۔

"و در مصنف ابن ابی شیبہ و سنن بیہقی بروایت ابن عباسؓ وارد شدہ کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ فِیْ غَیْرِ جَمَاعَۃٍ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَّیُوْتِرُ اِمَّا بیہقی ایں روایت را تضعیف نمودہ بانکہ راوی ایں حدیث جد ابوبکر ابن ابوشیبہ است۔

(مجموعہ فتاوی عزیزی ج۱ ص۱۲۶ مطبوعہ دہلی)

ترجمہ:۔ اور مصنف ابن ابی شیبہ اور سنن بیہقی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کی یہ روایت مذکور ہے۔ یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بلا جماعت کے بیس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور وتر پڑھتے تھے۔ (یہ ترجمہ حدیث مذکور کا ہے) امام بیہقیؒ نے اس روایت کی تضعیف کی ہے۔ اس بنا پر کہ اس حدیث کے راوی جد ابوبکر بن ابی شیبہ ہیں۔ (فتاویٰ عزیزی اردو ص ۴۵۱، ۴۵۲)

قادری صاحب مجموعہ فتاویٰ عزیزی کی مذکورہ خط کشیدہ عبارت کو بھی بڑی گیارھویں شریف کا حلوہ سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں جو ان کی پرانی عادت ہے۔

## معجم طبرانی کی جلد و صفحہ نمبر نہ لکھنے کی وجہ

مذکورہ روایت پر قادری صاحب نے معجم طبرانی کا حوالہ دیتے وقت جلد اور صفحہ وغیرہ نہیں لکھا صرف معجم طبرانی لکھ دیا ہے، جو بالکل فضول ہے، کیونکہ امام سلیمان بن احمدؒ طبرانی المتوفی سنہ ۳۶۰ھ کی ایک کتاب معجم صغیر ہے، دوسری معجم اوسط اور تیسری معجم کبیر ہے۔ قادری صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ اگر معجم کبیر ج ۱۱ ص ۲۹۳ حدیث نمبر ۱۲۱۰۲ لکھ دیا تو پڑتال کنندہ اس کے ذیل میں وَفِيهِ أَبُوشَيْبَةَ إِبْرَاهِيمُ وَهُوَضَعِيفٌ (یعنی اس میں ابوشیبہ ابراہیم راوی ضعیف ہے) إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ عَارَضَهُ حَدِيثُ عَائِشَةَ الخ: اس کی اسناد ضعیف ہے اور یہ حدیث عائشہؓ کے معارض بھی ہے۔ ضَعِيفٌ جِدًّا لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ زبردست ضعیف ہونے کی وجہ سے حجت کے قابل نہیں ہے۔ شَدِيدُ الضُّعْفِ: اس میں زبردست ضعف ہے۔ سے جلد آگاہ ہو جائے گا۔ بس یہی وجہ ہے کہ قادری صاحب نے مذکورہ کتاب کی جلد اور صفحہ نمبر نہیں لکھا۔

ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

www.ircpk.com
www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# مُصنّف ابن ابی شیبہ کے حوالہ پر بحث

## گھر کی شہادت

حدیث حضرت ابن عباسؓ پر قادری صاحب نے مُصنّف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۴ ج ۲ کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس روایت کی سند اس طرح ہے:۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ أَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَکَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ..... الخ۔

اس سند میں ابراہیم بن عثمان راوی ہے جس پر ساری روایت کا دارومدار ہے جو زبردست ضعیف ہے۔ اس راوی کے متعلق قادری صاحب کے مشفق استاد، بریلویوں کے مشہور مصنف کتب کثیرہ مولوی ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی مشہور کتاب تہذیب التہذیب کے حوالہ سے رقمطراز ہیں:۔

قَالَ أَحْمَدُ وَیَحْیٰی وَأَبُوْ دَاؤدَ ضَعِیْفٌ، احمدؒ اور یحییؒ اور ابوداؤدؒ نے کہا کہ وہ ضعیف ہے۔

وَقَالَ یَحْیٰی أَیْضًا لَیْسَ بِثِقَةٍ، یحییؒ نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔

وَقَالَ الْبُخَارِیُّ: سَکَتُوْا عَنْهُ، اور بخاریؒ نے کہا ہے کہ محدثین نے اس سے سکوت کیا ہے۔ وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ، اور ترمذیؒ نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

وَقَالَ النَّسَائِیُّ وَالدَّوْلَابِیُّ: مَتْرُوْکُ الْحَدِیْثِ، اور نسائیؒ اور دولابیؒ نے اسے متروک الحدیث کہا ہے۔ وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ سَکَتُوْا عَنْهُ، تَرَکُوْا حَدِیْثَهٗ، اور ابوحاتمؒ نے کہا کہ وہ ضعیف الحدیث ہے محدثین نے اس سے سکوت کیا، اور اس کی حدیث کو چھوڑ دیا۔ وَقَالَ الْجَوْزَجَانِیُّ: سَاقِطٌ، اور جوزجانیؒ نے کہا کہ وہ ساقط ہے۔ وَقَالَ صَالِحُ جَزَرَةُ: ضَعِیْفٌ، لَا یُکْتَبُ حَدِیْثُهٗ، اور صالح جزرہ نے کہا کہ وہ ضعیف ہے اس کی حدیث

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نہ لکھی جائے۔ رَوٰی عَنِ الْحَکَمِ اَحَادِیْثَ مَنَاکِیْرَ: اس نے حکم سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔

فَقَالَ اَبُوْ عَلِیِّ النَّیْسَابُوْرِیُّ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ، اور ابو علی[١١] نیشاپوری نے کہا کہ وہ قوی نہیں۔

وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِیُّ کَتَبْتُ اِلٰی شُعْبَةَ وَهُوَ بِبَغْدَادَ اَسْاَلُهٗ عَنْ اَبِیْ شَیْبَةَ الْقَاضِیْ اَرْوِیْ عَنْهُ فَکَتَبَ اِلَیَّ لَا تَرْوِ عَنْهُ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ مَذْمُوْمٌ، اور معاذ[١٢] بن معاذ عنبری نے کہا کہ میں نے بغداد میں شعبہ[١٣] کی طرف لکھ کر یہ پوچھا کہ میں ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان سے روایت کروں تو انہوں نے مجھے لکھا کہ اس سے روایت مت کرو، کہ وہ ایک برا شخص ہے۔

وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ کَانَ ضَعِیْفًا فِی الْحَدِیْثِ، اور ابن سعد[١٤] اسے حدیث میں ضعیف کہتے ہیں۔

وَقَالَ الدَّارَقُطْنِیُّ ضَعِیْفٌ، اور دار قطنی[١٥] نے کہا کہ وہ ضعیف ہے۔

(اور عبداللہ[١٦] بن مبارک نے کہا اسے پھینک دو۔ ابو طالب[١٧] نے احمد سے روایت کیا ہے، کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد اول ص ۱۴۴ تا ۱۴۵ بحوالہ ختم نبوت کا بیان ایڈیشن چوتھا ص ۱۰۱ تا ۱۰۳)

## بیس[٢٠] رکعات نماز تراویح والی روایت بالاتفاق ضعیف ہے

ائمہ محدثین عظام کے علاوہ حنفیوں کے مشہور امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف ابن ہمام حنفی (المتوفی ۸۶۱ھ) ___ علامہ جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف زیلعی حنفی (المتوفی ۷۶۲ھ) ___ ملا علی قاری حنفی (المتوفی ۱۰۱۴ھ) ___ محشی بخاری مولانا احمد علی حنفی سہارنپوری (المتوفی ۱۲۹۷ھ) وغیرہم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بیس رکعات نماز تراویح والی روایت کے بارے میں متفقہ طور پر فرماتے ہیں:-

مَا رَوَی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِهٖ وَالطَّبْرَانِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ فَضَعِيفٌ بِأَبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ جَدِّ الْإِمَامِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَى ضُعْفِهِ مَعَ مُخَالَفَتِهِ لِلصَّحِيحِ.... فَتَحَصَّلَ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ أَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ سُنَّةٌ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ فِي جَمَاعَةٍ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(فتح القدیر شرح ہدایۃ مع الکفایۃ ج ۱ ص ۴۰۷ واللفظ لہ نصب الرایہ لاحادیث الہدایۃ ج ۲ ص ۱۵۳، مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۱۹۴، بخاری ج ۱ ص ۱۵۴ ۔)

"یعنی ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، اور طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں وتر کے سوا بیس رکعات پڑھی ہیں۔ سو یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی ابوشیبہ، ابراہیم بن عثمان جو امام ابوبکر بن ابی شیبہ کا دادا ہے، اس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ اس کے علاوہ یہ ضعیف روایت صحیح حدیث جس میں وتر سمیت گیارہ رکعات کا ذکر ہے، کے مخالف بھی ہے۔.........

پس اس تمام بحث کا حاصل یہ ہے کہ بلاشبہ قیام رمضان (نماز تراویح) باجماعت وتر سمیت گیارہ رکعت ہی سنت ہے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمایا۔"

اس کے علاوہ شیخ عبدالحق دہلوی حنفی (المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ)، علامہ عبدالحی حنفی (المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ) شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیری (المتوفی سنہ ۱۳۵۲ھ) اور فاضل مذاہب اربعہ علامہ عبدالرحمٰن الجزیری مصری (المتوفی سنہ ۱۳۶۰ھ) وغیرہم بھی اس بات پر متفق ہیں کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ زبردست ضعیف ہے، اور صحیح حدیث جس میں وتر سمیت گیارہ رکعات کا ذکر ہے، کے بھی خلاف ہے۔ (ماثبت من السنۃ مترجم ص ۲۸۶، التعلیق الممجد ص ۱۴۲ س ۳، العرف الشذی ص ۳۰۹، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۵۴۲)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

## حاصلِ کلام

سطورِ بالا میں یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکا ہے کہ مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بیس رکعات نمازِ تراویح والی انتہائی ضعیف اور ناقابلِ عمل روایت کا ضعف چھپانے کے لیئے پانچ زبردست بددیانتیاں کر کے ناواقف عوام کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔

جب بریلویوں کے مشہور مناظر، ممتاز عالمِ دین، مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ماہِ طیبہ سیالکوٹ کا یہ حال ہے تو پھر ان کے دوسرے علماء کا اللہ حافظ۔

سچ ہے ؎

ع گرو جنہاں دے ٹپنے اتے چیلے جان چھڑپ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

۲- امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے تخریج احادیث ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کو دیکھا تو اس میں انہوں نے امام رافعی علیہ الرحمۃ کا یہ قول نقل فرمایا ہے۔ اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِالنَّاسِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً لَیْلَتَیْنِ۔ یعنی بے شک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے لوگوں کو دو راتوں میں بیس رکعات تراویح پڑھائیں۔ (مصابیح للسیوطی)

ان حدیثوں سے صریحاً سنتِ مطہرہ بیس رکعات تراویح پڑھنا ہی ثابت ہے۔

## ایک نظر (۲)

## قادری صاحب کی جہالت اور بے وقوفی

خط کشیدہ عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ قادری صاحب نے امام ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم الرافعی (المتوفی ۶۲۳ھ) کے قول کو حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دے کر اپنی جہالت اور بے وقوفی کا جو زبردست مظاہرہ کیا ہے اس پر انہیں نوبل پرائز ملنا چاہیے۔

قادری صاحب خود لکھ رہے ہیں کہ "امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے تخریج احادیثِ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کو دیکھا تو اس میں انہوں نے امام رافعی علیہ الرحمۃ کا یہ قول نقل فرمایا ہے..... الخ۔ اور پھر آخر پر لکھتے ہیں کہ: ان حدیثوں سے صریحاً سنتِ مطہرہ بیس رکعات تراویح پڑھنا ہی ثابت ہے۔

یہ کس قدر جہالت اور بے وقوفی ہے کہ امام رافعیؒ کے قول کو حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دے رہے ہیں۔ یہ ہے قادری صاحب کا مبلغِ علم۔

ع جس کی بہار یہ ہو سو اس کی خزاں نہ پوچھ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

## قادری صاحب کی بددیانتی اور بدباطنی

اس کے علاوہ قادری صاحب نے المصابیح کی اگلی عبارت سے چشم پوشی کر کے اپنی بددیانتی اور بدباطنی کا زبردست اظہار بھی فرما دیا ہے۔ چنانچہ امام جلال الدین عبدالرحمٰنؒ بن ابوبکرؒ بن محمدؒ السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ) چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں۔

قَالَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ: وَاَمَّا الْعَدَدُ فَرَوٰی ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ صَلّٰی بِھِمْ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ فَھٰذَا اَبْیَنُ لِمَا ذَکَرَہُ الرَّافِعِیُّ. قَالَ نَعَمْ: ذِکْرُ الْعِشْرِیْنَ وَرَدَ فِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ فِیْ غَیْرِ جَمَاعَۃٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ وَزَادَ سَلِیْمُ الرَّازِیُّ فِیْ کِتَابِ التَّرْغِیْبِ: وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ قَالَ الْبَیْھَقِیُّ. تَفَرَّدَ بِہٖ اَبُوْشَیْبَۃَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ وَھُوَ ضَعِیْفٌ۔

یعنی شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (المتوفی ۸۵۲ھ) نے فرمایا کہ تعداد رکعات تراویح کا بیان امام ابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں کیا ہے جو حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی لوگوں کو آٹھ رکعات پھر وتر پڑھے۔ **یہ صحیح حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم رافعی کے قول کے مخالف** ہے۔ ہاں بیس رکعات کا ذکر ایک دوسری روایت میں ہے جس کو بیہقی نے بروایت ابن عباسؓ بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی رمضان میں بغیر جماعت کے بیس رکعات اور وتر، علامہ سلیم رازیؒ کی کتاب الترغیب میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اتنا اور زیادہ ہے کہ وتر تین پڑھتے تھے۔ بیہقی نے کہا اس کا اکیلا راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان راوی ہے، اور وہ ضعیف ہے۔

امام سیوطیؒ آگے فرماتے ہیں:۔

فَالْحَاصِلُ أَنَّ الْعِشْرِيْنَ (رَكْعَةً) لَمْ تَثْبُتْ مِنْ فِعْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَقَلَهُ عَنْ صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ غَايَةٌ فِيْ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنْ تَمَسُّكِنَا بِمَا فِي الْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ لَا يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً فَإِنَّهُ مُوَافِقٌ لَهُ مِنْ حَدِيْثِ أَنَّهُ صَلَّى التَّرَاوِيْحَ ثَمَانِيًا ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلٰثٍ فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً۔

یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ بیس رکعات کا پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت نہیں ہے اور جو کچھ آٹھ رکعات اور تین وتر صحیح ابن حبان سے حافظ ابن حجرؒ نے نقل کیا ہے۔ وہ ہماری تحقیق کی اعلیٰ درجے کی انتہائی دلیل ہے جس کی صحیح بخاری کی حدیث بھی مؤید ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں زیادہ کرتے تھے۔ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے۔ پس بلاشبہ حضرت جابرؓ والی روایت موافق ہوئی حضرت عائشہؓ کی روایت سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات پڑھائیں اور پھر تین وتر پڑھائے، سو یہ گیارہ رکعات ہو گئیں۔ (الحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۳۴۹، المصابیح فی صلوٰۃ التراویح مترجم ص ۱۰، ۱۱)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

## حاصلِ کلام

امام جلال الدین سیوطی رحہ کے مذکورہ حوالہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے، کہ حضرت عبداللہ بن عباس رض کی بیس رکعات والی روایت حافظ ابن حجر عسقلانی رحہ اور حافظ جلال الدین سیوطی رحہ کے نزدیک بھی ضعیف ہے۔ اور وہ صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے۔ نیز حافظ صاحب امام رافعی رحہ کے قول کو صحیح حدیث کے مخالف گردان کر اس کا رد فرما رہے ہیں۔ اور قادری صاحب الٹا امام رافعی رحہ (المتوفی ۶۲۳ھ) کے قول کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دے کر اسے صحیح حدیث کے خلاف اپنی دلیل کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر جہالت اور بے وقوفی یا پھر زبردست ہٹ دھرمی اور کیا ہو سکتی ہے ؟

ع شرم ان کو مگر نہیں آتی

## رضاخانی اشتہار

**سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت**

۳- صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔ کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ (صحابی رسول) نے فرمایا ہے کہ کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَھْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً۔ یعنی حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد میں ماہِ رمضان شریف میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔

(بیہقی سنن کبریٰ جلد ۱ ص ۴۹۶ فتاویٰ عزیزی جلد ۱ ص ۱۲۰، مصابیح ص ۳)

## ایک نظر (۳)

## یزید بن خصیفہ رحہ کی روایت پر بحث

قادری صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس مصابیح ص ۳ سے انہوں نے یزید بن

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

خصیفہ کی) مذکورہ روایت نقل کی ہے، اسی المصابیح فی صلوٰۃ التراویح مترجم ص ۱۳،۱۲ پر سنن سعیدؒ بن منصورؒ کے حوالے سے یہ روایت بھی بسندِ صحیح مذکور ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كُنَّا نَقُومُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ۔ الحدیث

یعنی محمدؒ بن یوسفؒ نے سائبؓ بن یزید سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گیارہ رکعات کے ساتھ قیام کیا کرتے تھے۔

## فائدہ جلیلہ

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سائبؓ بن یزید سے محمدؒ بن یوسفؒ گیارہ رکعات روایت کرتے ہیں، اور یزیدؒ بن خصیفہؒ، سائبؓ بن یزید سے بیس رکعات روایت کرتے ہیں۔ (جیساکہ قادری صاحب نے المصابیح اور سنن کبریٰ بیہقی کے حوالہ سے پیش کیا ہے) سو ان دونوں (یعنی محمدؒ بن یوسفؒ اور یزیدؒ بن خصیفہؒ) کا بیان ایک دوسرے کے مخالف ہے۔ اس میں ترجیح محمدؒ بن یوسفؒ کی روایت کو ہے۔ اس لیے کہ وہ یزیدؒ بن خصیفہؒ سے اوثق ہے۔ دیکھیے! محمدؒ بن یوسفؒ کو ثقہ ثبت کہا گیا ہے۔

(تقریب التہذیب ج ۲/۲۲۱ نمبر ۸۴۳)

جبکہ یزیدؒ بن خصیفہؒ کو بعض نے اگرچہ ثقہ کہا ہے، لیکن امام احمدؒ بن حنبلؒ نے اس کو منکر الحدیث کہا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

www.ircpk.com



وَقَالَ الْاٰجُرِیُّ عَنْ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ اَحْمَدُ: مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ

(میزان الاعتدال ج ۴ صـ ۴۳۰ نمبر ۹۷۱۵، تہذیب التہذیب ج ۱۱ صـ ۳۴۰ نمبر ۶۵۳)

پس ایسے راوی کی روایت کو اس وقت رَدّ کر دیا جاتا ہے جبکہ وُہ اپنے سے اَحفظ راوی کی مخالفت کرے۔ اصولِ حدیث کی رو سے اس اثر کو شاذ کہا جائے گا۔

## قادری صاحب کی بددیانتی

مذکورہ روایت کو نقل کرنے میں قادری صاحب نے بڑی زبردست بددیانتی کا مظاہرہ کیا ہے جن الفاظ سے ان کے اپنے عمل کی نفی ہوتی تھی، وُہ الفاظ ہڑپ کر گئے ہیں۔

لیجئے! ذیل میں پہلے ہم مذکورہ روایت بسند، بقید حروف نقل کرتے ہیں تاکہ حقیقتِ حال ظاہر ہو جائے:۔

(وَقَدْ اَخْبَرَنَا) اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ فَنْجُوَیْهِ الدِّیْنَوَرِیُّ بِالدَّامْغَانِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ السُّنِّیُّ اَنْبَأَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْبَغَوِیُّ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ اَنْبَأَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ۔

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ: کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً، قَالَ وَکَانُوْا یَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِیْنَ وَکَانُوْا یَتَوَکَّئُوْنَ عَلٰی عِصِیِّهِمْ فِیْ عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِیَامِ

(سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ صـ ۴۹۶ باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان)

---

لے:۔ اس راوی کے متعلق فنِ رجال کے ماہر امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی المتوفی ۷۴۸ھ فرماتے ہیں:۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یعنی سائبؓ بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں لوگ ماہ رمضان میں بیس رکعات پڑھتے تھے۔ اور حضرت عثمانؓ کے عہد میں تو اتنا لمبا قیام کرتے تھے کہ لوگ تھک کر لاٹھیوں پر ٹیک لگا لیتے تھے۔ اور وہ سو سو آیتوں والی سورتیں پڑھتے تھے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ روایت میں جہاں لوگوں کے بیس رکعات پڑھنے کا ذکر ہے، وہیں ان بیس رکعات کے پڑھنے کی کیفیت کا بھی بیان ہے۔ قادری صاحب مذکورہ روایت کے خط کشیدہ الفاظ کو اس لیئے ہڑپ کر گئے ہیں کہ مقلدین احناف بالخصوص بریلوی رضا خانی حضرات بیس رکعات پر تو عامل ہیں، مگر اس کی کیفیت پر عامل نہیں، جو روایت میں مذکور ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج (الآیۃ سورۃ البقرہ ۸۵)

## قادری صاحب کی بدباطنی

قادری صاحب نے سنن کبریٰ بیہقی ص ۴۹۶ ج ۲ باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان سے سائبؓ بن یزیدؓ کی جو مجروح روایت

قَالَ شِيْرَوَيْهِ فِيْ تَارِيْخِهٖ، كَانَ ثِقَةً صَدُوْقًا كَثِيْرَ الرِّوَايَةِ لِلْمَنَاكِيْرِ حَسَنَ الْخَطِّ كَثِيْرَ التَّصَانِيْفِ الخ (سیر اعلام النبلاء ص ۳۸۳ ج ۱۷)

یعنی علامہ شیرویہؒ اپنی تاریخ میں کہتے ہیں کہ ابن فنجویہ دینوری ثقہ، صدوق، منکر روایات کو کثرت سے بیان کرنے والے خوش نویس اور تصانیف کثیرہ کے مصنف تھے الخ

اس لحاظ سے بھی یہ اثر کمزور ثابت ہوا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پیش کی ہے اس میں بیس رکعات پڑھنے کا نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے اور نہ ہی خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اپنا فعل اور نہ ہی حکم ہے بلکہ صرف لوگوں کا اپنا ذاتی عمل بتایا گیا ہے۔ جبکہ اسی کتاب کے مذکورہ باب اور صفحہ پر بسند صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر سمیت گیارہ رکعات پڑھنے کا ذکر ہے۔ نیز خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم بھی مذکور ہے۔[۲] جس سے قادری صاحب نے چشم پوشی فرما کر اپنی ڈھٹائی اور یدِ باطنی کا زبردست مظاہرہ کیا ہے۔ تو کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں لوگ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور خلیفۃ المسلمین کے حکم کے باغی تھے؟

## رضاخانیوں کے لئے لمحۂ فکریہ

قادری سمیت دنیا بھر کے تمام بریلوی رضاخانی حضرات کو جان لینا چاہیئے کہ رسول اللہ

---

[۲] ملاحظہ فرمائیں:۔ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِ رَمَضَانَ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً الحدیث

یعنی ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں نماز کیسی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان میں اور غیر رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّہٗ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَتَمِیْمَ نِ الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً الحدیث

یعنی حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے، بلاشبہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات کے ساتھ قیام کرائیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ (جس کا نفاذ خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطابؓ نے کیا) کے مقابلہ میں عہدِ فاروقی کے لوگوں کا اپنا ذاتی عمل پیش کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے۔

جیسا کہ رضا خانیوں کے مشہور امام ابو جعفر احمدؒ بن محمدؒ الازدی الطحاوی حنفی (المتوفیٰ ۳۲۱ھ) نے اپنی مشہور کتاب "شرح معانی الآثار باب من احرم بحجۃ فطاف لہا قبل ان یقف بعرفۃ " مترجم ج ۲ ص ۲۷۰ میں لکھا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا ضَلَلْتُمْ اُحَدِّثُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ تُحَدِّثُوْنِیْ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍؓ وَ عُمَرَؓ الحدیث

یعنی حضرت عبداللہؓ بن عباس رضؓ نے فرمایا کہ تم اس وجہ سے گمراہ ہو گئے ہو کہ میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث (سنت) پیش کرتا ہوں اور تم (میرے سامنے سنت کے مقابلہ میں) ابو بکرؓ و عمرؓ کی بات کرتے ہو۔

نیز اماں عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں۔

فَسُنَّۃُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ یُّوْخَذَ بِھَا مِنْ سُنَّۃِ عُمَرَؓ۔ الحدیث (شرح معانی الآثار مترجم ج ۲ ص ۳۴۳)

یعنی سنت عمرؓ (جبکہ بسند صحیح ثابت ہو جائے) کی نسبت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اخذ کرنا زیادہ حق رکھتا ہے۔

## خلاصہ

یہ ہے کہ حنفیوں کے امام طحاوی کی پیش کردہ روایت سے صاف ظاہر ہے کہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں سنتِ ابو بکر صدیقؓ و عمر فاروق رضؓ (جبکہ بسند صحیح ثابت ہو جائے جو کہ ناممکن ہے) کو پیش کرنا بھی گمراہی ہے۔ چہ جائیکہ سنت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں دورِ فاروقی رضؓ کے لوگوں کا عمل پیش کیا جائے۔

اَلعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ

لباسِ خضر میں پھرتے ہیں ہزاروں راہزن
منزل پہ پہنچنا ہے تو پہچان پیدا کر

## رضاخانی اشتہار

۴۔ امام وکیع علیہ الرحمتہ نے خبر دی کہ انہوں نے سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلاً اَنْ یُّصَلِّیَ بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً یعنی بے شک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (ابی بن کعب) کو بیس رکعات تراویح پڑھانے کا حکم فرمایا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ) فتاوی محمد بن عبدالوہاب نجدی ص۱۵

## ایک نظر (۴)

### قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت

قادری صاحب کی پیش کردہ روایت کی مذکورہ سند پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قادری صاحب فرما رہے ہیں کہ ابن ابی شیبہؒ کو وکیعؒ نے خبر دی، وکیعؒ نے امام مالکؒ سے سنا۔ اور امام مالکؒ (بغیر کسی واسطہ کے) حضرت عمر فاروق رضؓ کے زمانے کی بات کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو بیس رکعات تراویح پڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سو واضح ہو کہ حضرت عمر فاروقؓ بلاشک و شبہ ماہ ذی الحجہ ۲۳ھ میں شہید ہوئے۔ اور حضرت امام مالکؒ تبع تابعین میں سے ہیں۔ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ (الکمال فی اسماء الرجال)

یعنی امام مالکؒ، حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت سے تقریباً بہتر برس بعد پیدا ہوئے ہیں گویا کہ حضرت امام مالکؒ نے حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ نہیں پایا۔ یہ ہے قادری صاحب کا مبلغ علم۔ قادری صاحب کو ان کی اس کم عقلی اور جہالت پر نوبل پرائز ملنا چاہیئے۔

ع جس کی بہار یہ ہو سو اس کی خزاں نہ پوچھ

معلوم ہوتا ہے کہ قادری صاحب نے مذکورہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ سے دیکھ کر نہیں لکھی، ویسے کسی رسالے سے دیکھ کر مکھی پہ مکھی مار دی ہے۔ اگر اصل کتاب سے دیکھ کر لکھتے تو کبھی بھی کم عقلی اور جہالت کا یہ تمغہ حاصل نہ کرتے۔

## اصل حقیقت یہ ہے

کہ قادری صاحب کی نقل کردہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوٰۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ج ۲ ص ۳۹۳ پر بسند بایں الفاظ مذکور ہے۔

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔

سو واضح رہے کہ پھر بھی یہ موقوف روایت منقطع السند ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہے اس لیئے کہ یحیٰ بن سعیدؒ نے حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ نہیں پایا۔

چنانچہ خاتمۃ الحفاظ امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ) رقمطراز ہیں۔

يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدَنِيُّ مِنَ الْخَامِسَةِ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ (وَمِائَةٍ) أَوْ بَعْدَهَا (تقریب التہذیب ج ۲ ص ۳۴۸ نمبر ۴۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اَلْخَامِسَۃُ الطَّبَقَۃُ الصُّغْرٰی مِنْھُمُ الَّذِیْنَ رَأَوُا الْوَاحِدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَلَمْ یَثْبُتْ لِبَعْضِھِمُ السَّمَاعُ مِنَ الصَّحَابَۃِ کَالْاَعْمَشِ (مقدمہ تقریب ص۵)

خلاصہ یہ ہے کہ یحیٰی بن سعید انصاری مدنی پانچویں طبقہ کے راوی ہیں، سنہ ۱۴۴ھ میں یا اس کے بعد فوت ہوئے ہیں، پانچواں طبقہ تابعین کا صغریٰ طبقہ ہے۔ جس نے صرف ایک، دو صحابہؓ کو دیکھا ہے (ان میں سے بھی) بعض کا تو صحابہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے جیسے اعمش وغیرہ (چہ جائیکہ انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ پایا ہو۔

اسی لئے حنفیوں کے مشہور علامہ ظہیر احسن حنفی نیموی فرماتے ہیں:۔

قُلْتُ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ لٰکِنْ یَحْیَ بْنَ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیَّ لَمْ یُدْرِکْ عُمَرَ (التعلیق الحسن ص۲۵۳ نمبر ۲۸۵)

یعنی اس اثر کے رجال تو ثقہ ہیں، لیکن یحیٰی بن سعید انصاری نے حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ نہیں پایا۔

## حاصلِ کلام

مذکورہ موقوف روایت منقطع السند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، اگر یہ موقوف روایت منقطع السند نہ بھی ہوتی (جو کہ ناممکن ہے) تو تب بھی مفید نہ تھی۔ کیونکہ مرفوع کے مقابلہ میں موقوف کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ قادری صاحب کی دلیل نمبر ۳ کے رد میں مفصل گزر چکا ہے۔

مزید ملاحظہ فرمائیں:۔ حنفیوں کے مشہور امام سید شریف علی حنفی جرجانی (المتوفی ۸۱۶ھ) فرماتے ہیں:۔

اَلْمَوْقُوْفُ: وَھُوَ مُطْلَقًا مَا رُوِیَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مُتَّصِلاً كَانَ اَوْ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَى الْاَصَحِّ۔

(رسالہ اصولِ حدیث مطبوعہ مع الترمذی ص۳)

یعنی موقوف، صحابیؓ کے قول اور فعل کا نام ہے۔ وہ متصل ہو یا منقطع سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ حجت نہیں ہے۔

حنفیوں کے مشہور امام کمال الدین محمدؒ بن عبدالواحدؒ المعروف ابن ہمام حنفی المتوفیٰ ۸۶۱ھ اور ملا علی قاری حنفیؒ المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ فرماتے ہیں:۔

قَوْلُ الصَّحَابِیِّ حُجَّةٌ عِنْدَنَا اِذَا لَمْ يَنْفِهِ شَيْئٌ اٰخَرُ مِنَ السُّنَّةِ۔

(فتح القدیر ص۲۶۴ ج۲ و مرقات ص۲۳۴ ج۲ واللفظ لہ)

یعنی صحابیؓ کا قول ہمارے نزدیک قابلِ حجت ہے بشرطیکہ سنت کے منافی نہ ہو۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

۵۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم فرمایا۔ کہ عام لوگ جو دن کو روزہ دار ہوتے ہیں۔ وہ رات کو اچھی طرح قرآن پاک پڑھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اس لئے کیا ہی اچھا ہو کہ تم رات کے وقت ان کو قرآنِ پاک سُنا دیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین یہ کام (با جماعت تراویح پڑھنے کا اہتمام) پہلے سے نہیں تھا۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ یہ مجھے معلوم ہے لیکن یہ کام بہت اچھا ہے۔ فَصَلّٰی بِہِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً پس حضرت ابی بن کعب صحابی رسول نے ان کو بیس رکعات تراویح پڑھائیں۔ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۶۴، آثار السنن جلد ۲ ص ۵۵)

## ایک نظر (۵)

## قادری صاحب کا سفید جھوٹ

واضح ہو کہ مذکورہ روایت آثار السنن (جس کے مؤلف حنفیوں کے مشہور علامہ اجل محدث اکمل محمدؒ بن علیؒ نیموی المتوفی ۱۳۲۲ھ ہیں) میں ہرگز نہیں ہے۔ یہ قادری صاحب کا زبردست سفید جھوٹ ہے۔

قادری صاحب نے اپنی کتاب "مرزا قادیانی کی حقیقت" کے ص ۱۶ پر اپنے پیر بھائی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی کتاب "حقیقت الوحی" ص ۲۰۶ کے حوالے سے لکھا ہے کہ "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔" اور ص ۱۸ پر بحوالہ حاشیہ نمبر ۳، اربعین ص ۲۴ لکھا ہے کہ "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں" ہم نے قادری صاحب کا سفید جھوٹ ظاہر کر دیا ہے اب وہ سوچ سمجھ کر خود ہی جو چاہیں پسند فرمالیں۔

؎ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# قادری صاحب کے انعامی چیلنج کا جواب

قادری صاحب نے اپنے اشتہار کے کالم ۳ میں جلی قلم سے لفظ "انعام" کے زیر عنوان لکھا ہے کہ "اشتہار میں درج کردہ حوالہ جات کو غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ، ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ سو واضح ہو کہ ہم نے قادری صاحب کا تحریر کردہ آثار السنن ج ۲ ص ۵۷ کا حوالہ غلط ثابت کر دیا ہے۔ اب قادری صاحب کو چاہیئے یا تو مذکورہ روایت آثار السنن ج ۲ ص ۵۷ سے دکھائیں، یا پھر ایک ہزار روپیہ نقد انعام ادا کریں۔

لیکن یہ دونوں باتیں ان کی پرانی عادت کے زبردست خلاف ہیں، نہ تو وہ مذکورہ روایت آثار السنن ج ۲ ص ۵۷ سے دکھانے کی جرأت رکھتے ہیں، اور نہ ہی ایک ہزار روپیہ نقد انعام دینے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ

ع یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

## دراصل

یہ روایت آثار السنن کے حاشیہ "التعلیق الحسن" (جس کے مؤلف مولوی ظہیر احسن حنفی نیموی ہیں) کے ص ۲۵۵ نمبر ۲۹۱ میں کنز العمال کے حوالہ سے مذکور ہے کہ امام ابن منیع، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، الخ

اس میں بھی قادری صاحب نے زبردست بددیانتی کر کے امام ابن منیع کا نام حذف کر دیا ہے (حالانکہ کنز العمال ج ۴ ص ۲۸۴ اور التعلیق الحسن ۲۹۱ میں امام ابن منیع کا نام روزِ روشن کی طرح عیاں ہے) جو ہر طرح امانت و دیانت اور صداقت و شرافت کے سراسر خلاف ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ امام احمد بن منیع بن عبد الرحمٰن البغوی کی پیدائش سنہ ۱۶۰ھ اور وفات سنہ ۲۴۴ھ میں ہوئی۔ (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۱۲۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جبکہ حضرت ابیؓ بن کعبؓ سنہ ۱۹ھ میں فوت ہوئے۔ (الکمال فی اسماء الرجال)

یعنی کہ امام ابن منیعؒ حضرت ابیؓ بن کعبؓ کی وفات کے ۱۴۱ برس بعد پیدا ہوئے ہیں۔ درمیان میں کئی واسطے گمے ہوئے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابن منیعؒ نے حضرت ابیؓ بن کعبؓ کا زمانہ نہیں پایا۔

## الحاصل

یہ موقوف روایت بھی منقطع السند ہونے کی وجہ سے زبردست ضعیف ہے۔ جبکہ کنز العمال ص ۲۸۳ ج ۴ کتاب الصلوٰۃ من قسم الافعال، باب صلوٰۃ التراویح میں ہی بسند صحیح بحوالہ موطا اور طحاوی وغیرہا، یہ روایت بھی مذکور ہے کہ حضرت سائبؓ بن یزیدؓ نے کہا

کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت ابیؓ بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعات کے ساتھ قیام کرائیں۔

جس سے قادری صاحب نے چشم پوشی فرما کر اپنی بدباطنی اور ڈھٹائی کا زبردست مظاہرہ کیا ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

| |
|---|
| ۶۔ عن علی وعمر وغیرہما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعۃ یعنی حضرت علی وعمر اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بیس ۲۰ رکعات تراویح پڑھنا مروی ہے۔ (ترمذی شریف ص ۹۹، ج ۱) |

## ایک نظر (۶)

## جامع ترمذی شریف اور دس ہزار روپے نقد انعام

مذکورہ عبارت سے قادری صاحب ناواقف عوام کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ جامع ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ حضرت علیؓ و عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ بیس رکعات نماز تراویح پڑھا کرتے تھے۔ سو واضح ہو کہ قادری صاحب میں اگر ہمت اور جرأت ہے تو جامع ترمذی شریف سے بسند صحیح دکھا دیں کہ حضرت عمرؓ و علیؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ بیس رکعات نماز تراویح پڑھا کرتے تھے۔ تو ہم انہیں ایک عدد جامع ترمذی شریف اور مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینے کو تیار ہیں۔

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

## قادری صاحب کی بددیانتی

باقی مذکورہ عبارت نقل کرنے میں قادری صاحب نے بڑی زبردست بددیانتی کی ہے۔ عبارت کا پہلا اور پچھلا حصہ قصداً نقل نہیں کیا۔ لیجئے ملاحظہ فرمائیں۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں:۔

وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يُّصَلِّيَ إِحْدٰى وَأَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ، وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِيَ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ .... الخ

یعنی علماء کا قیام رمضان میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک وتر سمیت اکتالیس رکعت ہیں۔ یہ اہلِ مدینہ کا قول ہے۔ اور اسی پر مدینہ والوں کا عمل ہے اور اکثر علماء کا عمل اس پر ہے جو حضرت علیؓ و عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے روایت کیا گیا ہے۔ یعنی بیس رکعات۔ سفیان ثوریؒ، ابنِ مبارکؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے.... الخ

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ عبارت کوئی حدیث نہیں ہے کہ جسے امام ترمذیؒ بسند روایت فرما رہے ہیں۔ بلکہ یہ امام ترمذیؒ کا قول ہے۔ وہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف بیان فرما رہے ہیں کہ بعض علماء وتر سمیت اکتالیس رکعات کے قائل ہیں۔ اور اکثر علماء جن میں سفیانؒ ثوری، ابنِ مبارکؒ اور شافعیؒ شامل ہیں۔ اس پر عامل ہیں جو علیؓ و عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ یعنی بیس رکعات۔

## مَا رُوِیَ کی علمی تحقیق

واضح ہو کہ امام ترمذیؒ کے قول میں "مَا رُوِیَ" صیغہ مجہول وارد ہوا ہے جو محققین کے نزدیک عدم جزم پر دلالت کرتا ہے جس سے اس کی تضعیف واضح ہے۔

جیسا کہ امام یحیٰ بن شرف نوویؒ المتوفی ۶۷۶ھ فرماتے ہیں:۔

محققین علماء کا قول ہے کہ اگر حدیث ضعیف ہو تو اس میں قَالَ، فَعَلَ، اَمَرَ، نَهٰی جزم کے صیغے استعمال نہیں ہوتے، بلکہ رُوِیَ، نُقِلَ، حُکِیَ، بَلَغَنَا، يُقَالُ، يُذْكَرُ، يُحْكٰی، يُرْوٰی، يُرْفَعُ، يُعْزٰی، تمریض کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ (المجموع شرح المهذب ج ۱ ص ۶۳)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گویا کہ امام ترمذیؒ نے بیس رکعات والی روایت کی طرف "مَارُوِیَ" صیغہ مجہول کے ساتھ اشارہ فرما کر بڑے محققانہ انداز میں اسے ضعیف قرار دیا ہے، جسے سمجھنے سے قادری صاحب قاصر ہیں۔ نیز وہ امام ترمذیؒ کے اس قول کو حدیث صحیح سمجھ بیٹھے ہیں۔

## رضاخانی اشتہار

| |
|---|
| ۷۔ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے استاذ سیدنا یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً یعنی لوگ (صحابہ اور تابعین) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان شریف میں تئیس رکعات (تراویح مع الوتر) پڑھتے تھے۔ (موطا شریف ص۱۰۵، فتاوی عزیزی ج۱ ص۱۲) |

## ایک نظر (۷)

قادری صاحب نے امام مالکؒ اور یزیدؒ بن رومانؒ (دونوں) کے اسماء گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھ کر اپنی جہالت ظاہر فرمادی ہے۔ کیونکہ اس طرح صحابیؓ اور غیر صحابی میں فرق کرنا (بالخصوص عوام کے لیے) بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔

باقی یہ موقوف روایت منقطع السند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس لیے کہ یزیدؒ بن رومان جو اس روایت کے راوی ہیں، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ چنانچہ خاتمۃ الحفاظ امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں:

"یہ پانچویں طبقے کا راوی ہے۔ اور ۱۳۰ھ میں فوت ہوا۔"

(تقریب التہذیب ج۲ ص۳۶۴ نمبر ۲۴۹، تہذیب التہذیب ج۱۱ ص۳۲۵ نمبر ۶۲۵)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مزید فرماتے ہیں :۔ اَلْخَامِسَةُ الطَّبَقَةُ الصُّغْرٰی مِنْهُمُ الَّذِیْنَ رَأَوُا الْوَاحِدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَلَمْ یَثْبُتْ لِبَعْضِهِمُ السَّمَاعُ مِنَ الصَّحَابَةِ کَالْاَعْمَشِ۔

یعنی پانچواں طبقہ تابعین کا صغریٰ طبقہ ہے۔ جس نے صرف ایک دو صحابی کو دیکھا ہے۔ اور ان میں سے بعض کا تو صحابہ کرامؓ سے سماع بھی ثابت نہیں، جیسے اعمش وغیرہ۔

چہ جائیکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ پایا ہو۔

## گھر کی شہادت

چنانچہ حنفیوں کے مشہور علامہ جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف زیلعی حنفی (المتوفی ۷۶۲ھ) اور شارح بخاری امام محمود بن احمد عینی حنفی (المتوفی ۸۵۵ھ) فرماتے ہیں :۔

وَیَزِیْدُ (بْنُ رُوْمَانَ) لَمْ یُدْرِكْ عُمَرَ فَیَکُوْنُ مُنْقَطِعًا۔

(نصب الرایہ لاحادیث الھدایہ ج ۲ ص ۱۵۴، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱۱ ص ۱۲۸ واللفظ لہ)

یعنی یزید بن رومان نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ نہیں پایا اس لیئے یہ روایت منقطع ہے۔

○ اس کے علاوہ حنفیوں کے علامہ ظہیر احسن نیموی فرماتے ہیں :۔

قُلْتُ، یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ لَمْ یُدْرِكْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(التعلیق الحسن علیٰ آثار السنن ص ۲۵۳ نمبر ۷۸۴)

○ علامہ عبدالعلی، عبدالحمید حامد، امام بیہقیؒ کی مشہور کتاب "الجامع لشعب الایمان ج ۶ ص ۲۴۳ نمبر ۳۰۰۰" پر مذکورہ روایت کے تحت رقمطراز ہیں۔

اِسْنَادُهٗ مُنْقَطِعٌ یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ الْمَدَنِیْ مَوْلٰی اٰلِ الزُّبَیْرِ (م ۱۳۰ھ) ثِقَةٌ مِنَ الْخَامِسَةِ لٰکِنَّهٗ لَمْ یُدْرِكْ عُمَرَ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یعنی یزیدؒ بن رومانؒ پانچویں طبقہ کے ثقہ راوی ۱۳۰ھ میں فوت ہوئے ہیں لیکن انہوں نے حضرت عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا (اس لیے یہ موقوف روایت منقطع السند ہے)

○ امام یحیٰؒ بن شرف نووی المتوفیٰ ۶۷۶ھ فرماتے ہیں۔

رَوَاہُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ لٰکِنَّہٗ مُرْسَلٌ فَاِنَّ یَزِیْدَ بْنَ رُوْمَانَ لَمْ یُدْرِکْ عُمَرَ۔ (المجموع شرح المہذب ج ۴ ص ۳۳)

یعنی امام مالکؒ نے موطا میں اور امام بیہقیؒ نے یزیدؒ بن رومانؒ سے روایت کی ہے، لیکن یہ روایت مرسل ہے (صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف منقطع السند ہے مرسل نہیں ہے، کیونکہ مرسل میں ہوتا ہے تابعی کہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں ایسا نہیں ہے) کیونکہ یزیدؒ بن رومانؒ نے حضرت عمرؓ کو نہیں پایا۔

## حاصل کلام

مذکورہ بالا تصریحات سے صاف ظاہر ہے کہ یہ موقوف روایت صحیح نہیں بلکہ منقطع السند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اگر بالفرض یہ موقوف روایت سنداً صحیح بھی ثابت ہو جائے (جو کہ ناممکن ہے) تو پھر بھی قابل عمل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس میں لوگوں کا اپنا ذاتی عمل ہے۔ نہ کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل یا حکم!

سو واضح ہو کہ یہ منقطع السند (ضعیف) موقوف روایت حضرت سائبؓ بن یزیدؓ کی متصل السند، صحیح روایت کے خلاف بھی ہے جو کہ موطا امام مالکؒ کے اسی صفحہ پہ مذکور ہے۔ جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبَیؓ بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو وتر سمیت گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ جس سے قادری صاحب نے چشم پوشی فرما کر اپنی بد باطنی کا اظہار فرمایا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی مولوی صاحبان انصاف سے بتائیں

قادری سمیت دُنیا بھر کے تمام بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان انصاف سے بتائیں کہ موطا امام مالک میں یزید بن رُومان کی منقطع السند موقوف (ضعیف) روایت میں لوگوں کا اپنا ذاتی عمل زیادہ معتبر ہے یا کہ متصل السند صحیح روایت میں خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم معتبر ہے؟

آپ ہی ذرا اپنے عدل وانصاف کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی!

# امام مالکؒ کا اپنا عمل

اسی لیے امام اہل سنت امام مالکؒ نے بھی اپنے لیے وتر سمیت گیارہ رکعات کو ہی پسند فرمایا ہے۔ چنانچہ امام جلال الدین، عبدالرحمٰن بن ابوبکرؒ السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ فرماتے ہیں۔

وَقَالَ الْجَوْزِیُّ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِیْ جَمَعَ عَلَیْهِ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَحَبُّ اِلَیَّ وَهُوَ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً وَهِیَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لَهٗ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ؟ قَالَ نَعَمْ الخ (المصابیح فی صلوٰۃ التراویح مترجم صـ ۱۵)

یعنی ہمارے اصحاب میں امام جوزیؒ نے کہا کہ امام مالکؒ نے فرمایا (نماز تراویح) کی جتنی رکعات پر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا تھا وہ مجھ کو زیادہ پیاری ہیں اور وہ گیارہ رکعات ہیں۔ اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ وتر سمیت گیارہ رکعات؟ انہوں نے فرمایا، ہاں۔

مسلکِ سنّت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک
جنّت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

> **سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عہدِ خلافت ؀** یزید بن خصیفہ (تابعی) کا بیان ہے کہ سیدنا سائب بن یزید (صحابی) فرماتے تھے کہ (صحابہ اور تابعین) رمضان شریف میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ ایک ایک رکعت میں سو سو آیات پڑھی جاتی تھیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگ شدتِ قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگا لیتے تھے۔ (بیہقی سنن کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۹۶ قیام رمضان ص ۹۲)

## ایک نظر (۸)

قادری صاحب کی پیش کردہ روایت میں یہ کہیں بھی ذکر نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دَورِ خلافت میں خود بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھی یا کسی شخص کو بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھانے کا حکم دیا ہو۔ اس سے تو صرف یہ ظاہر ہوتا ہے (جو قادری صاحب نے خود ہی تحریر فرما دیا ہے کہ)

"اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگ شدتِ قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگا لیتے تھے۔"

قادری صاحب ذرا انصاف سے بتائیں کہ کیا نمازِ تراویح پڑھنے کی مذکورہ کیفیت بریلوی رضاخانی حضرات میں پائی جاتی ہے؟ نماز تراویح پڑھنے کی مذکورہ کیفیت کا اگر نظارہ کرنا ہو تو اہلحدیث کی مساجد میں نماز تراویح ادا کر کے دیکھ لیں۔ انشاء اللہ العزیز خوب تسلی و تشفی ہو جائے گی۔

باقی یہ وُہی روایت ہے جو قادری صاحب نے "سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دَورِ خلافت" کے زیرِ عنوان دلیل نمبر ۳ کے تحت پیش کی ہے۔ اور اب دلیل نمبر ۸

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے تحت پھر دوبارہ پیش فرما رہے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد صرف ناواقف عوام کو مغالطہ میں ڈال کر ان کے سامنے دلیلوں کی تعداد بڑھانا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا اہل علم کی شان کے شایاں نہیں۔ اس پر ہماری تحقیق قادری صاحب کی دلیل نمبر۳ کے جواب میں مفصل گزر چکی ہے۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت اور گنجائش نہیں ہے۔

## رضاخانی اشتہار

| |
|---|
| **سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ کا زمانہ خلافت** ۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال دعا القراء فی رمضان فامر منہم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعۃ قال وکان علی رضی اللہ یوتر بہم یعنی علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک قاری کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو بیس۲۰ رکعات تراویح پڑھائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر خود پڑھایا کرتے تھے۔ (سنن بیہقی) |

## ایک نظر (۹)

مذکورہ روایت پر قادری صاحب نے صرف "سنن بیہقی" کا حوالہ دیا ہے۔ جلد اور صفحہ وغیرہ نہیں لکھا۔ سو واضح ہو کہ یہ روایت سنن کبریٰ بیہقی ج۲ ص۴۹۶ سے نقل کی گئی ہے۔

اس کی سند یہ ہے

اخبرنا ابو الحسین بن الفضل القطان ببغداد، انبأ محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک الرازی ثنا ابو عامر عمرو بن تمیم، ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس، ثنا حماد بن شعیب عن عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن علی رضی اللہ عنہ قال ...الخ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ روایت سنداً زبردست ضعیف ہے، کیونکہ اس کا ایک راوی حماد بن شعیب ہے جس پر ساری روایت کا دارومدار ہے۔ اور وہ زبردست ضعیف اور متروک الحدیث ہے۔ چنانچہ رئیس الجارحین امام ابو عبداللہ محمدؒ بن احمدؒ بن عثمانؒ الذہبی (المتوفی ۷۴۸ھ) رقمطراز ہیں۔

حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ الْحِمَّانِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَغَيْرِهِ۔
ضَعَّفَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ وَقَالَ يَحْيَى مَرَّةً: لَا يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَ
قَالَ الْبُخَارِيُّ فِيهِ نَظَرٌ وَقَالَ النَّسَائِيُّ ضَعِيفٌ وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ:
أَكْثَرُ حَدِيثِهِ مِمَّا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ:

(میزان الاعتدال ج ۱ ص ۵۹۶ نمبر ۲۲۵۴ ، التعلیق الحسن نمبر ۲۹۱)

یعنی حمادؒ بن شعیبؒ حمانی کوفی ہیں۔ ابو الزبیرؒ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ امام یحیٰؒ بن معینؒ وغیرہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ اور یحیٰؒ نے ایک بار یہ بھی کہا ہے، کہ یہ راوی اس قابل بھی نہیں ہے کہ اس کی روایت لکھی جائے۔ اور امام بخاریؒ نے اس کے حق میں "فیہ نظر" (یعنی متروک الحدیث) کہا ہے۔ اور امام نسائیؒ نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے۔ اور ابن عدیؒ نے کہا کہ اس کی اکثر حدیثیں اس قسم کی ہوتی ہیں جن پر اس کی کوئی متابعت نہیں کرتا۔ اور ابو حاتمؒ نے کہا کہ یہ قوی نہیں ہے

## عطاءؒ بن السائبؒ پر جرح

آگے جو اس کا اُستاد عطاءؒ بن السائبؒ ہے یہ بھی مجروح اور متکلم فیہ راوی ہے۔ امام ذہبیؒ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

عطاءؒ بن السائبؒ کوفی ہے جو پہلے ثقہ تھا، آخر میں ان کے حافظہ میں تغیر آ گیا تھا اور حافظہ بگڑ گیا تھا، امام احمدؒ بن حنبلؒ نے کہا جن ثقات نے ان سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حافظہ خراب ہونے سے قبل حدیث سنی ہے وہ صحیح ہے۔ اور جن ثقات نے بعد میں سنی ہے، وہ کچھ نہیں ہے۔ اور یحیٰؒ نے کہا، عطاءؒ بن السائبؒ قابلِ احتجاج نہیں ہے۔ اور احمد بن ابی خیثمہؒ نے یحیٰؒ سے نقل کیا کہ جو حدیث ان سے شعبہؒ وسفیانؒ نے سنی ہے، اس کے سوا جو ان کی حدیث ہے وہ ضعیف ہے۔

نسائیؒ نے کہا عطاءؒ بن سائبؒ اپنی قدیم حدیث میں ثقہ ہیں، لیکن بعد میں ان میں تغیرؒ آگیا تھا۔ اور شعبہؒ وسفیانؒ ثوری اور حمادؒ بن زیدؒ نے جو حدیثیں ان سے روایت کی ہیں وہ اچھی ہیں (کیونکہ وہ حافظہ خراب ہونے سے قبل کی ہیں)

(خلاصہ میزان الاعتدال ص ۱۹۷/۲)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ شعبہؒ، سفیانؒ ثوریؒ اور حمادؒ بن زیدؒ یہی تین اشخاص ہیں جنہوں نے عطاءؒ بن سائبؒ سے ان کے تغیرِ حافظہ سے پہلے سنا ہے۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب التہذیب میں ان کے علاوہ بھی کچھ ایسے راویوں کے نام پیش کیے ہیں جنہوں نے عطاءؒ مذکورؒ سے ان کے تغیرِ حافظہ سے قبل روایت لی ہے۔ مگر ان ناموں میں بھی اس حمادؒ بن شعیبؒ کا نام نہیں ہے۔

## حاصلِ کلام

اس سے واضح ہو گیا کہ عطاءؒ بن السائبؒ کا حافظہ خراب ہو جانے کے بعد حمادؒ بن شعیبؒ نے ان سے حدیث سنی ہے۔ اس صورت میں یہ روایت بالجزم مردود قرار پائے گی، یہ جرح تو اس صورت میں ہے کہ حمادؒ بن شعیبؒ ثقہ ہو۔ لیکن جب حمادؒ بن شعیبؒ خود بھی زبردست ضعیف ومتروک الحدیث ہے تو پھر ایسی حالت میں تو اس روایت کے ضعیف ہونے میں شبہ کی ذرہ برابر بھی گنجائش نہیں رہتی۔ اور درجہ اعتبار سے بالکل ساقط ہو جاتی ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور باقی امام ابن تیمیہ کا مذکورہ روایت کو منہاج السنۃ میں درج کرنا، جیسا کہ قادری صاحب فرما رہے ہیں، اس بات کی دلیل نہیں کہ یہ روایت سنداً صحیح ہے، جب تک کہ حماد بن شعیب راوی کا ضعف ختم نہ کیا جائے۔ اور عطاء بن السائبؒ کے حافظہ خراب ہونے سے پہلے حماد بن شعیب کا مذکورہ حدیث روایت کرنا ثابت نہ کیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ جو کہ ناممکن ہے۔

## رضاخانی اشتہار

| |
|---|
| ۱۰۔ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَھْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَفِیْ عَھْدِ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مِثْلَہٗ۔ یعنی بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے اسی طرح حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے عہد میں پڑھا کرتے تھے (ما ثبت ص۱۵۰) |

## ایک نظر (۱۰)

## قادری صاحب کی جہالت

سنن کبریٰ بیہقی (ج ۲ ص ۴۹۶، باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان) کی مذکورہ روایت قادری صاحب پہلے بھی دو مرتبہ دلیل نمبر ۳ اور دلیل نمبر ۸ کے تحت نقل کر چکے ہیں۔ اور اب پھر اپنے مولوی عبدالحق حنفی دہلویؒ المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ کی کتاب "ماثبت من السنۃ" کے حوالہ سے اپنے ناواقف مقتدیوں کے سامنے صرف دلیلوں کی تعداد بڑھانے کے لیے اپنی جہالت اور بے وقوفی ظاہر کر رہے ہیں۔

ع شرم ان کو مگر نہیں آتی!

اس روایت پر مفصل بحث قادری صاحب کی پیش کردہ دلیل نمبر ۳ کے جواب

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں گزر چکی ہے۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت اور گنجائش نہیں ہے۔

## قادری صاحب کو انعامی چیلنج

ہاں! البتہ قادری صاحب اگر ہمت کرکے میدان کے شیر بنیں، اور مذکورہ روایت اسی ترتیب کے ساتھ بقید حروف بالخصوص خط کشیدہ الفاظ سمیت سنن کبریٰ بیہقی کی جس جلد سے صحیح سند کے ساتھ دکھا دیں تو ہم ان کی ضیافتِ طبع کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے انہیں سنن کبریٰ بیہقی کی وہی جلد بطور انعام دینے کو تیار ہیں۔ لیکن یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ کیونکہ

ع "یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں"

---

## رضاخانی اشتہار

> **صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل** (۱) حضرت عطاء (تابعی) جنہوں نے دو سو صحابہ کرام کی زیارت کی ہے فرماتے ہیں۔ اَدْرَکْتُ النَّاسَ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بِالْوِتْرِ۔ یعنی میں نے صحابہ کرام کو تیئس رکعات مع وتر پڑھتے پایا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ و قیام اللیل للمروزی ص۹۱)

## ایک نظر (۱۱)

## قادری صاحب کا سفید جھوٹ

قادری صاحب کی پیش کردہ مذکورہ عبارت "حضرت عطاءؒ (تابعی) جنہوں نے دو سو صحابہ کرامؓ کی زیارت کی ہے" محولہ بالا کتب (مصنف ابن ابی شیبہ اور قیام اللیل للمروزی) میں مذکورہ مقام پر ہرگز نہیں ہے۔[1] یہ قادری صاحب کا زبردست سفید جھوٹ ہے۔

---

[1] البتہ سنن کبریٰ بیہقی باب جہر المأموم بالتامین ص۵۹ ج۲ پر یہ الفاظ مذکور ہے:۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

باقی قادری صاحب کی پیش کردہ عربی عبارت "اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ" بھی اسی ترتیب کے ساتھ بقید حروف قیام اللیل میں ہرگز نہیں ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ کا صفحہ اور جلد وغیرہ نہیں لکھی ۔ لیجئے! جلد اور صفحہ ہم بتا دیتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ حضرت عطاءؒ کا مذکورہ بیان مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳ پر بسند مذکور ہے۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عطاءؒ بن ابی رباح مشہور تابعی ہیں۔ ان کی پیدائش ۲۷ھ میں ہوئی۔ اور وفات ۱۱۴ھ میں ہوئی۔" (الکمال ص ۔ تقریب التہذیب ج ص )

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عطاءؒ نے نہ تو عہد صدیقی پایا، اور نہ ہی عہد فاروقی۔ اور عہدِ عثمانی کے اختتام کے وقت وہ کوئی آٹھ، نو سال کے بچے تھے۔ اور عہدِ علوی میں وہ کوئی تیرہ سال کے بچے تھے۔ پھر عطاءؒ کے اثر میں صراحت سے یہ نہیں بتایا گیا کہ جن لوگوں کو انہوں نے وتر سمیت تیئس رکعات پڑھتے پایا، وہ صحابہ کرامؓ تھے یا تابعینؒ۔ پھر اس میں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ وہ باجماعت پڑھتے تھے یا اکیلے اکیلے۔

---

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ، اَدْرَكْتُ مِأَتَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِاٰمِيْنَ۔

یعنی حضرت عطاءؒ نے فرمایا کہ میں نے دو سو صحابہ کرامؓ کو اس مسجد (حرام) میں پایا کہ جب امام ولا الضآلین کہتا تو مجھے ان (کے مقتدیوں) کی آمین کی آواز سنائی دیتی۔ (جس سے مسجد گونج اٹھتی) اور ایسے ہی بخاری شریف ص ج ۱ میں ہے۔ قَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ وَاَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً" الحدیث۔ "یعنی عطاءؒ نے فرمایا کہ آمین دعا ہے۔ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے آمین کہی۔ اور ان کے مقتدیوں نے بھی، یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھی۔"

لیکن یہ قادری صاحب کو مفید نہیں ہے کیونکہ وہ اہل سنت کہلا کر بھی سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زبردست دشمن ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

چنانچہ مصنف عبدالرزاق ج۴ ص۲۶۲،۲۶۳ حدیث نمبر ۷۷۰۳ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عطاءؒ کے زمانہ اور امیر معاویہؓ کے زمانہ تک اہلِ مکہ کو سرکاری طور پر کسی ایک قاری کی اقتداء میں نماز تراویح ادا کرنے کا پابند نہیں کیا گیا تھا۔

## خلاصہ مطلب

حضرت عطاءؒ نے اپنے زمانہ میں جو لوگوں کو وتر سمیت تئیس رکعات پڑھتے پایا وہ کسی خلیفہ راشد کے حکم سے اور با جماعت پڑھنے کا اہتمام نہ تھا۔ (اور نہ ہی حضرت عطاءؒ نے بیس رکعات پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر بیس پڑھیں) بلکہ لوگ اپنی مرضی سے پڑھتے ہوں گے۔ تو سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حکمِ فاروقیؓ کے مقابلہ میں حضرت عطاءؒ کے زمانے کے لوگوں کا اپنا ذاتی عمل کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

ؔ ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

---

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

> ۱۲۔ اکثر اہل علم بیس رکعات تراویح پڑھنے کے قائل ہیں جیساکہ حضرت علی وعمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے۔ قَالَ الشَّافِعِیُّ هٰکَذَا اَدْرَکْتُ بِبَلَدِ نَا مَکَّةَ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ کہ میں نے مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو اسی طرح بیس ۲۰ رکعات پڑھتے پایا ہے (ترمذی شریف ص ۹۹، ج ۱)

## ایک نظر (۱۲)

ترمذی شریف والا مذکورہ حوالہ قادری صاحب پہلے بھی ایک مرتبہ دلیل نمبر ۷ کے تحت پیش کر چکے ہیں۔ اور اب پھر صرف دلیلوں کی تعداد بڑھانے کیلئے دوبارہ پیش کر رہے ہیں۔ جو ان کی ہٹ دھرمی ہی نہیں، بلکہ پرلے درجے کی حماقت بھی ہے۔

سو واضح ہو کہ قادری صاحب کی پیش کردہ مذکورہ عبارت سے صاف ظاہر ہے، کہ امام ترمذیؒ نے فرمایا ہے کہ "اکثر اہل علم جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ بھی شامل ہیں، بیس رکعات تراویح پڑھنے کے قائل ہیں۔ اور ان کے بیس رکعات تراویح پڑھنے کا دارو مدار حضرت عمر فاروقؓ اور علیؓ کے آثار پر ہے۔ اور یہ آثار قادری صاحب اپنے اشتہار میں دلیل نمبر ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ کے تحت پہلے بھی پیش کر چکے ہیں، جو زبردست ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ حدیث صحیح (جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین وتر سمیت گیارہ رکعات پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور حضرت عمر فاروقؓ کا ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو وتر سمیت گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم مذکور ہے) کے بھی زبردست خلاف ہیں۔ جیساکہ قادری صاحب کی دلیل نمبر ۳ تا نمبر ۹ کے جواب میں مفصل گزر چکا ہے۔ جب صورت احوال یہ ہے تو پھر اکثر اہل علم کے عمل کا رعب بالکل بیکار ٹھہرا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضا خانی اشتہار

۱۳۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں کَانَ (عبداللہ بن مسعود) یُصَلِّیْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس ۲۰ رکعات تراویح اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔ (قیام اللیل للمروزی)

## ایک نظر (۱۳)

مذکورہ عبارت پر بھی قادری صاحب نے محولہ کتاب (قیام اللیل) کا صفحہ وغیرہ نہیں بتایا حالانکہ وہ فرمایا کرتے ہیں کہ فقیر حوالہ دیتے وقت محولہ کتاب کی جلد، صفحہ اور سطر تک پیش کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ فقیر صاحب نے مذکورہ عبارت اصل کتاب سے دیکھ کر نہیں لکھی، ویسے ہی کسی رسالہ سے نقل ماری ہے۔ لیجیے "محولہ کتاب" کا صفحہ ہم بتا دیتے ہیں۔ سو یہ عبارت "قیام اللیل" مطبوعہ سبحانیہ بانو مارکیٹ رحیم یار خان کے ص۱۵۷ پر مذکور ہے۔

واضح ہو کہ یہ اثر بھی منقطع السند ہونے کی وجہ سے زبردست ضعیف ہے۔ اس لیے کہ اعمشؒ جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ کا زمانہ نہیں پایا۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں وفات پا چکے تھے (تقریب) اور سلیمان الاعمش ھو ابن مہران ۶۱ھ کے اوائل میں پیدا ہوئے اور ۱۴۷ھ یا ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

(تہذیب التہذیب ج ۴ نمبر ۳۷۶)

یعنی اعمشؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی وفات کے تقریباً ۲۸، ۲۹ برس بعد پیدا ہوئے تو ان کا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے متعلق قول "کَانَ یُصَلِّیْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ بِثَلَاثٍ" کس طرح قابل قبول ہو سکتا ہے؟ جبکہ اعمش مدلس بھی ہے۔ اور مدلس راوی جب لفظ "عن" یا کسی ایسے صیغہ کے ساتھ روایت کرے جو سماع میں نص نہ ہو تو ایسے راوی کی روایت حجت نہیں ہوتی۔

کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْعُلَمَاءِ۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور باقی مذکورہ منقطع السند (ضعیف) اثر کو صحیح حدیثِ عائشہؓ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین وتر سمیت گیارہ رکعات پڑھنے کا ذکر ہے اور متصل السند، صحیح حدیث جس میں خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو تین وتر سمیت گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا، کے مقابلہ میں پیش کرنا کس قدر بے شرمی اور ہٹ دھرمی ہے؟

## رضاخانی اشتہار

| |
|---|
| ۱۴۔ شیخ الاسلام علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی جو کہ شارح بخاری کا قول ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے نقل کیا ہے کہ اجمع الصحابۃ علٰی ان التراویح عشرون رکعۃ جملہ صحابہ کرام علیہم الرضوان تراویح کے بیس رکعت ہونے پر اتفاق ہے۔ (مرقات ج۲ ص۹۴ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی ج۱ ص۳۱۲) |

## ایک نظر (۱۴)

## قادری صاحب کا سفید جھوٹ اور بددیانتی

ذیل میں محولہ بالا کتب کی پوری عبارت پیش کی جاتی ہے تاکہ قادری صاحب کا سفید جھوٹ اور بددیانتی ظاہر ہو جائے۔ چنانچہ امام ملا علی قاری حنفی (المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ) اور علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی (المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں۔

"وابن حجر مکی ہیثمی در شرح مشکوٰۃ می نویسد قولُ بعضِ اَئِمَّتِنَا اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِالنَّاسِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً لَعَلَّہٗ اَخَذَہٗ مِمَّا فِیْ مُصَنَّفِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ اِنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وَمِمَّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِعَشْرِ تَسْلِيْمَاتٍ لٰكِنَّ الرِّوَايَتَيْنِ ضَعِيْفَتَانِ وَفِي صَحِيْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ وَابْنِ حِبَّانَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ لٰكِنْ أَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلٰى أَنَّ التَّرَاوِيْحَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً انْتَهٰى۔ [1]

(مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۱۹۴، مجموعہ فتاوی عبدالحی ج ۱ ص ۲۹۷، ۲۹۸ کتاب الصلوٰۃ، واللفظ لہ)

یعنی ابن حجر مکی ہیثمیؒ نے مشکوٰۃ کی شرح میں لکھا ہے کہ ہمارے بعض ائمہ کا جو یہ قول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیس رکعات پڑھائیں تو شاید انہوں نے وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ سے لی ہو کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعات پڑھتے تھے۔ اور بیہقی کی روایت سے بھی کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعات دس سلاموں کے ساتھ پڑھائیں۔ لیکن یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں۔ اور صحیح ابن خزیمہ اور ابن حبان میں ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آٹھ رکعات پڑھائیں اور وتر۔ لیکن صحابہؓ نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ بلاشبہ تراویح بیس رکعات ہیں۔

---

[1] واضح ہو کہ مذکورہ فتویٰ کی عبارت مجموعہ فتاویٰ عبدالحی ج ۱ ص ۲۹۷، ۲۹۸ مطبع یوسفی واقع لکھنؤ ایڈیشن چہارم میں مذکور ہے۔ اور اب جو مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی اردو کامل مبوّب محمد سعید اینڈ سنز کے اہتمام سے قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی نمبر ۱ کا شائع کردہ ہے جس میں فتاویٰ کی عربی اور فارسی عبارات کے مترجم غالی مقلد مولوی خورشید عالم فاضل دیوبند ظاہر کیے گئے ہیں۔ اس میں یہودیانہ تحریف کر کے پہلی ترتیب کو بدل کر مذکورہ فتویٰ بالکل حذف کر دیا گیا ہے۔ یہ ہے حنفی مقلدوں کی دیانت وصداقت اور حنفی مترجمین وناشرین کتب دینیہ کا فریضہ تبلیغ جسے وہ بڑی ڈھٹائی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# خلاصہ مطلب

۱۔ اس سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ملا علی قاری حنفی (المتوفی ۱۰۱۴ھ)، اور علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی وغیرہما نے شیخ الاسلام علامہ ابن حجرؒ عسقلانی شارح بخاری (المتوفی ۸۵۲ھ) کا قول نقل نہیں کیا بلکہ ابن حجر مکی ہیثمی (المتوفی ۹۷۵ھ) کا قول نقل کیا ہے۔ اور قادری صاحب ابن حجر مکی ہیثمیؒ کے قول کو شیخ الاسلام علامہ ابن حجرؒ مکی عسقلانی کا قول قرار دے رہے ہیں۔ یہ قادری صاحب کا زبردست سفید جھوٹ اور بددیانتی ہے

۲۔ ابن حجر مکی ہیثمیؒ کے قول سے تو صاف ظاہر ہے کہ بعض ائمہ جو بیس رکعات تراویح کے قائل ہیں ان کے قول کی بنیاد مذکورہ بالا جو دو روایتیں ہیں، وہ ضعیف ہیں۔ اور ابن خزیمہ اور ابن حبان کی روایت صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے۔ جسے قادری صاحب شیرِ مادر سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں. جو ان کی پرانی عادت ہے۔

اور باقی "اَجْمَعَ الصَّحَابَۃُ عَلٰی اَنَّ التَّرَاوِیْحَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً" کے الفاظ ابن حجر مکی ہیثمیؒ (المتوفی ۹۷۵ھ) کا قول ہے اس پر انہوں نے کوئی دلیل پیش نہیں فرمائی جس کی تحقیق کی جا سکے، اور یہ ناممکن ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ "سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک کر دیں اور اپنی مرضی سے بیس رکعات تراویح پر اتفاق کر لیں۔

قادری سمیت دنیا بھر کے تمام بریلوی رضا خانی مولوی صاحبان خوب جانتے ہیں کہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر فاروقؓ کے حکم کے مقابلہ میں ابن حجر مکی ہیثمی (المتوفی ۹۷۵ھ) کے بے دلیل قول کی حیثیت کیا ہے؟

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار * مت دیکھ کسی کا قول و کردار

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

۱۵۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ جو کہ وہابیہ کے نزدیک فنِ حدیث کے بلند پایہ کے امام ہیں نے بھی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "الوفا باحوال المصطفےٰ" باب فی صلوٰۃ التراویح میں صرف اور صرف ایک حدیث شریف ہی جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان شریف میں وتروں کے علاوہ بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(الوفا باحوال المصطفےٰ ج ۱ ص ۵۰۰ مطبوعہ مصر)

درج کی ہے۔

## ایک نظر (۱۵)

واضح ہو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیس رکعات تراویح والی مذکورہ روایت امام عبدالرحمٰن بن جوزیؒ (المتوفی ۵۹۷ھ) نے اپنی کتاب "الوفا باحوال المصطفےٰ" الباب السابع عشر فی صلوٰۃ التراویح" ج ۱ ص ۵۰۰ میں بغیر کسی سند اور حوالہ کے درج کی ہے۔

یہ اصل میں وہی روایت ہے جو قادری صاحب نے سب سے پہلے دلیل نمبر ۱ کے تحت پیش کی ہے۔ اور اب الوفا باحوال المصطفےٰ کے حوالہ سے صرف دلیلوں کی تعداد بڑھانے کے لیے دوبارہ نقل کر دی ہے۔ جس سے ان کی زبردست ہٹ دھرمی صاف ظاہر ہے۔

سو یہ روایت زبردست ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے۔ جیسا کہ مفصل گزر چکا ہے۔ اس پر دوبارہ لکھنے کی ضرورت اور گنجائش نہیں ہے۔

---

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

سلف صالحین کا طریقہ ۱۶۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تراویح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت ہے ھی عشرون رکعۃ یعنی وہ بیس رکعات ہیں۔ (غنیۃ الطالبین ص۸۹)

۱۷۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ التراویح ھی عشرون رکعۃ وکیفیتھا مشھورۃ وھی سنۃ مؤکدۃ یعنی تراویح بیس رکعات ہیں اور اس کے پڑھنے کا طریقہ مشہور ہے اور تراویح سنت موکدہ ہے۔

۱۸۔ امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اعلم ان صلوٰۃ التراویح سنۃ باتفاق المسلمین وھی عشرون رکعۃ یعنی جان لو بے شک نماز تراویح سنت ہے۔ تمام مسلمان اس مسئلہ میں متفق ہیں اور یہ بیس رکعات ہیں (کتاب الاذکار ص۱۶۶)

۱۹۔ امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اور اسی طرح سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد علیہم الرحمہ کے اقوال شریفہ ہیں کہ نماز تراویح ماہ رمضان میں بیس رکعات ہیں اور اس کا باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ (کتاب المیزان الکبریٰ ص...)

## ایک نظر (۱۶ تا ۱۹)

قادری صاحب نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (المتوفی ۵۶۱ھ)، امام غزالیؒ (المتوفی ۵۰۵ھ)، امام نوویؒ (المتوفی ۶۷۶ھ) اور امام عبدالوہاب شعرانی (المتوفی ۹۷۳ھ) وغیرہم کے اقوال (جن میں ان کا دعویٰ ہے کہ نماز تراویح بیس رکعات سنت ہیں) تو پیش کر دیئے آگے ان کے اس دعویٰ کی کوئی دلیل وغیرہ پیش نہیں کی۔

قادری صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ بے دلیل دعویٰ بالکل بے کار اور مردود ہوتا ہے۔

قادری صاحب میں اگر ہمت ہے تو مذکورہ بالا دعویٰ پر بطور دلیل کوئی ایک ایسی صحیح حدیث پیش کر دیں، جس میں یہ ذکر ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رکعات نماز تراویح پڑھی ہیں۔ جس کتاب سے قادری صاحب بیس رکعات تراویح کی سنیت کی صحیح حدیث پیش کریں گے۔ ہم ان کی ضیافت طبع کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے وہی کتاب ان کو بطورِ انعام دینے کو تیار ہیں۔

لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ کیونکہ

ع یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

---

## رضاخانی اشتہار

۲۰۔ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ تراویح بالاجماع سنت موکدہ ہے۔ کیوں کہ خلفاء راشدین علیہم الرضوان نے اس پر مواظبت فرمائی۔ اسکا وقت نماز عشاء کے بعد ہے۔ ھی عشرون رکعۃ اس کی بیس رکعات ہیں جمہور علماء کا قول ہے۔ علیٰ عمل الناس شرقاً وغرباً اسی پر مشرق ومغرب کے تمام مسلمانوں کا عمل ہے۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۴۵۹ - ۴۶۰)

## ایک نظر (۲۰)

## علامہ ابن عابدین شامی کا دعویٰ اور قادری صاحب کی ذمہ داری

واضح ہو کہ مذکورہ عبارت قادری صاحب کے علامہ سید محمد امینؒ المعروف ابنِ عابدین شامی حنفی المتوفی ۱۲۵۲ھ کا محض خالی دعویٰ ہے۔ اس پر انہوں نے بطورِ دلیل کوئی حدیث پیش نہیں کی۔ جس کی تحقیق کی جا سکے۔

اب قادری صاحب کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علامہ ابن عابدین شامی کے دعویٰ پر کوئی صحیح حدیث پیش کر دیں جس میں یہ ذکر ہو کہ بیس رکعات تراویح پر خلفاء راشدین (حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم) نے مواظبت (ہمیشگی)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فرمائی ہے۔ نیز بیس رکعات پر مشرق و مغرب کے تمام مسلمانوں کا عمل ہے۔

## بیس ہزار روپے نقد انعام

اگر قادری صاحب اپنی ذمہ داری پوری کر دیں۔ یعنی (اپنے علامہ ابن عابدین شامی کے مذکورہ دعوی پر)، کتب حدیث میں سے کوئی ایک ایسی صحیح حدیث پیش کر دیں جس میں یہ ذکر ہو کہ خلفاء راشدین (حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ وغیرہم) نے بیس رکعات نماز تراویح پر مواظبت (ہمیشگی) فرمائی ہے تو ہم ان کی ضیافتِ طبع کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے انہیں مبلغ بیس ہزار روپے نقد انعام دینے کو تیار ہیں۔

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

---

## رضاخانی اشتہار

| |
|---|
| ۲۱۔ علامہ ابن الہمام علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، کہ بیہقی نے کتاب معرفۃ السنن میں روایت کی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بیس رکعات تراویح اور وتر کیساتھ قیام کرتے تھے امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔ (فتح القدیر ج ا ص ۵) |

## ایک نظر (۲۱)

## قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت

اس سے صاف ظاہر ہے کہ قادری صاحب فرما رہے ہیں کہ امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب معرفۃ السنن میں روایت کی ہے کہ ہم (یعنی امام بیہقیؒ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بیس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رکعات تراویح اور وتر کے ساتھ قیام کرتے تھے۔ یہ قادری صاحب کی زبردست کم عقلی اور جہالت ہے۔ کیونکہ امام ابوبکر احمدؒ بن حسینؒ بن علیؒ البیہقی (المتوفیٰ ۴۵۸ھ) کی پیدائش ۳۸۴ھ میں ہوئی۔ جبکہ حضرت عمرؓ ۲۳ھ میں شہید ہو چکے تھے۔

یعنی کہ امام بیہقیؒ، حضرت عمرؓ کی شہادت کے ۳۶۱ برس بعد پیدا ہوئے ہیں۔ اور قادری صاحب فرما رہے ہیں کہ امام بیہقیؒ نے معرفۃ السنن میں روایت کی ہے کہ ہم (امام بیہقیؒ) حضرت عمرؓ کی خلافت میں بیس رکعات تراویح اور وتر کے ساتھ قیام کرتے تھے۔ کیا خوب تحقیق ہے۔

یہ ہے قادری صاحب کا مبلغ علم۔

؎ جس کی بہار یہ ہو سو اس کی خزاں نہ پوچھ

## لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

قادری صاحب کی محولہ بالا کتاب (فتح القدیر شرح ہدایہ مع الکفایہ مطبوعہ مکتبہ الرشیدیہ کوئٹہ پاکستان ج ۱ ص ۴۰۷ فصل فی قیام شہر رمضان) میں قادری صاحب کے امام کمال الدین محمدؒ بن عبدالواحدؒ المعروف ابن ہمام حنفی المتوفیٰ ۶۸۱ھ) حضرت ابن عباسؓ کی بیس رکعات تراویح والی روایت کو زبردست ضعیف اور تین وتر سمیت گیارہ رکعات والی صحیح حدیث عائشہؓ کے مخالف قرار دیتے ہوئے چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں:

فَتَحَصَّلَ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ اَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ سُنَّةٌ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ فَعَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی اس تمام بحث کا ماحصل یہ ہے کہ نماز تراویح باجماعت وتر سمیت گیارہ رکعات ہی سنت ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا۔ الخ

جسے قادری صاحب نے بڑی گیارھویں شریف کا حلوہ سمجھ کر ہضم کیا ہے اور ڈکار تک

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نہیں لیا۔ جس سے ان کے ہاضمہ کی مضبوطی صاف ظاہر ہے۔

اور باقی امام بیہقی کی کتاب معرفۃ السنن والی روایت وہی یزید بن خصیفہ والی روایت ہے جو قادری صاحب پہلے دلیل نمبر ۳، ۸، ۱۰ کے تحت مختلف کتب کے حوالہ سے پیش کر چکے ہیں اور اب پھر اپنی ہٹ دھرمی اور ڈھٹائی ظاہر فرما رہے ہیں۔ اس پر دلیل نمبر ۳ کے جواب میں مفصل لکھا جا چکا ہے۔

---

## رضاخانی اشتہار

۲۲۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اَلَّذِیْ عَلَیْہِ الْاَمْرُ وَاشْتَھَرَ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ ھُوَ الْعِشْرُوْنَ وَمَا رُوِیَ اَنَّھَا ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ فَبِحِسَابِ الْوِتْرِ مَعَھَا یعنی وہ حکم جس پر اجماع ہوا ہے اور صحابہ کرام اور تابعین حضرات اور علماء کرام مابعد میں مشہور چلا آتا ہے۔ وہ بیس رکعات تراویح ہیں اور یہ جو روایت ہے کہ تئیس رکعات ہیں تو وہ تین وتر ملا کر ہے۔ (ماثبت بالسنہ ص ۱۵۹)

## ایک نظر (۲۲)

## قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت

یہاں پر بھی قادری صاحب نے اپنے شیخ عبدالحق حنفی دہلوی کی کتاب ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ کا نام غلط لکھا ہے۔ جو ان کی کم عقلی اور جہالت کا بین ثبوت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قادری صاحب نے اصل کتاب نہیں دیکھی، ویسے ہی کسی رسالہ سے نقل ماری ہے۔

اور باقی شیخ عبدالحق حنفی دہلوی کی مذکورہ عبارت کی کوئی حیثیت نہیں۔ کیوں کہ وہ اس کی دلیل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ جبکہ انہوں ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ باب شہر رمضان الفصل الاول فی عدد رکعاتہا میں صاف اقرار کیا ہے کہ بیس رکعات تراویح والی روایت ضعیف ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور صحیح روایت (جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین وتر سمیت گیارہ رکعات پڑھنے کا ذکر ہے) کے بھی خلاف ہے۔

جیسا کہ قادری صاحب کی دلیل نمبر۱ کے جواب میں مفصل گزر چکا ہے۔

اگر شیخ عبدالحق دہلوی کی مذکورہ عبارت قادری صاحب کے نزدیک صحیح ہے تو اس کا مطلب بقول شیخ عبدالحق یہ ہوگا کہ بیس رکعات تراویح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند صحیح ثابت نہیں، بلکہ بسند صحیح تین وتر سمیت گیارہ رکعات ہی ثابت ہیں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عظام رحمہم اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بغاوت کر کے اپنی مرضی سے بیس رکعات پر اجماع کر لیا۔ کیا واقعی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عظام رحمہم اللہ کے متعلق قادری صاحب کا یہی عقیدہ ہے؟

تیری بزم میں اور بھی گل کھلیں گے
اگر رنگ یارانِ محفل یہی ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

۲۳۔ روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ تراویح کے معاملہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا والی روایت کو بڑے زور وشور سے پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اُس روایت میں رمضان اور غیر رمضان کا لفظ موجود ہے اور اسی کو وہ تراویح قرار دیتے ہیں حالانکہ تراویح صرف رمضان شریف کے مہینہ میں پڑھی جاتی ہیں غیر رمضان میں نہیں پڑھی جاتیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے ۱۱ رکعت تعداد کا جو ذکر فرمایا ہے۔ وہ تہجد کی نماز کی رکعت ہیں۔ ۸ رکعت تہجد کی اور تین رکعت وتر کی ہیں کُل ۱۱ رکعات ہوتیں۔ ان سے تراویح مراد لینا سراسر آنکھوں میں دھول ڈالنا اور عوام کو گمراہ کرنا ہے۔ کیونکہ تہجد نبیٔ پاک صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم پر فرض تھی جیسا کہ قرآنِ پاک میں وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (ترجمہ، اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو۔ یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے)

## ایک نظر (۲۳)

## قادری صاحب کے فتویٰ کا خلاصہ

روایتِ عائشہ صدیقہ رضہ کے زیرِ عنوان غالی مقلد، بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب کے بیان سے درج ذیل باتیں صاف ظاہر ہوئی ہیں، کہ ان کے نزدیک

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کی روایت میں جو تین وتر سمیت گیارہ رکعات نماز کا ذکر ہے اس سے مُراد قیامِ رمضان یعنی نماز تراویح نہیں ہے بلکہ صرف نمازِ تہجد مراد ہے۔ کیونکہ اس میں غیر رمضان کے الفاظ بھی وارد ہو گئے ہیں۔

(۲) جن حضرات نے روایتِ عائشہ صدیقہ رضہ میں مذکورہ تین وتر سمیت گیارہ رکعات سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قیام رمضان یعنی نماز تراویح مُراد لی ہے۔ انہوں نے آنکھوں میں سراسر دُھول ڈال کر عوام کو گمراہ کیا ہے۔

③ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز تراویح پڑھنے کے بعد تہجد ضرور پڑھا کرتے تھے، کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی۔

سو واضح ہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی کی مذکورہ روایت میں جو وتر سمیت گیارہ رکعات نماز مذکور رہے وہ قیام رمضان یعنی نماز تراویح ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کتاب صلوٰۃ التراویح باب فضل من قام رمضان ج ا صفحہ ۱۵۴ میں مذکور ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ۔ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً۔ الحدیث۔

یعنی ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنے شاگرد کو) بتایا کہ اس نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں نماز کیسی تھی؟ تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کے مرفوع اور صحیح ہونے میں دنیا بھر کے تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ نیز یہ حدیث اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے کہ حضرت ابو سلمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز کے بارے میں پوچھا جس کا تعلق رمضان المبارک سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے ظاہر ہے کہ رمضان المبارک میں جو مخصوص نماز پڑھی جاتی ہے وہ قیامِ رمضان یعنی نمازِ تراویح ہی ہے جس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے جواب ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زائد کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

## قادری صاحب کی غلط فہمی کا ازالہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے سائل کو دو باتیں بتلائی ہیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں گیارہ رکعات سے زائد کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی بات ابوسلمہ کے سوال کا جواب ہے۔ کیونکہ ابوسلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز کے متعلق سوال کیا تھا جس کا تعلق رمضان المبارک سے ہے۔ اور وہ قیامِ رمضان یعنی نماز تراویح ہی ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر رمضان میں بھی گیارہ رکعات سے زائد کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ یہ بات ابوسلمہ کے سوال سے زائد ہے۔ جس سے قادری صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ سو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی کمال فراست ہے کہ انہوں نے اس خیال سے کہ اگر ابوسلمہ کو صرف رمضان کی نماز بتاؤں تو ہو سکتا ہے کہ وہ پھر غیر رمضان کی نماز کے متعلق سوال کر دے۔ اس لیئے بہتر یہی سمجھا کہ رمضان اور غیر رمضان کی نماز ایک ساتھ ہی بتا دی جائے۔ تاکہ دوبارہ دوسرے سوال کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ابوسلمہ کو غیر رمضان کی نماز بھی بتلا دینا وسعتِ فراست ہے جیسے "وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى ہ" کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قَالَ هِيَ عَصَايَ ج أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غَنَمِی وَلِیَ فِیهَا مَآرِبُ اُخْرٰی (پ ۱۶، ع ۱۰، سورہ طٰہٰ ۱۷، ۱۸)

کہا۔ قَالَ ھِیَ عَصَایَ کے سوا جو بیان کیا، سوال میں اس کا ذکر نہیں ہے تاہم اگر بتا دیا ہے تو غلط بھی نہیں۔

اب کوئی عقلمند آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں قَالَ ھِیَ عَصَایَ ج کے ساتھ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْھَا وَاَھُشُّ بِھَا عَلٰی غَنَمِی وَلِیَ فِیھَا مَآرِبُ اُخْرٰی ٥ بھی وارد ہو چکا ہے۔ اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قال ھی عصای ٥ کہنا بھی بیکار ہو گیا ہے۔ (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْم)

پس حضرت عائشہ صدیقہ رض کا ابو سلمہ کے سوال کے جواب میں "فی غیرہ" یا "فی غیر رمضان" ارشاد فرمانا بھی اسی قبیل سے ہے جو اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔

اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط (الآیۃ۔ سورۃ البقرۃ ۱۳۰)

## شرم ان کو مگر نہیں آتی:

قادری صاحب نے روایت عائشہ صدیقہ رض میں مذکور تین وتر سمیت گیارہ رکعات سے تراویح مراد لینے کو سراسر آنکھوں میں دھول ڈالنا اور عوام کو گمراہ کرنا" لکھا ہے۔

سو واضح ہو کہ قادری صاحب کے اس فتویٰ کی زد میں سب سے پہلے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض اور حضرات صحابہ کرام رض آتے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ روایت میں یہ صراحت موجود ہے کہ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے سوال کیا۔ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ؟ یعنی رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی؟ تو کیا سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کے متعلق سوال کیا، جو سارا سال پڑھی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جاتی ہے یا اس نماز کے متعلق جس کا تعلق خاص رمضان سے ہے۔ قیامِ رمضان یعنی نماز تراویح ؟

سوال میں فی رمضان کے الفاظ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز کے بارے میں پوچھا تھا جس کا تعلق خاص رمضان المبارک سے ہے اور ظاہر ہے کہ وہ قیام رمضان یعنی نماز تراویح ہی ہے۔ اس پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے جو جواب ارشاد فرمایا کیا وہ جواب صحیح تھا یا غلط ؟ اور اس سے سائل کی پوری طرح تسلی و تشفی ہو گئی تھی یا نہیں ؟ اگر واقعی سوال قیامِ رمضان کے متعلق تھا، اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض کا جواب بھی صحیح اور تسلی بخش تھا اور سائل کی پوری طرح تسلی و تشفی بھی ہو گئی تھی تو پھر اس میں کوئی شک نہ رہا کہ روایت حضرت عائشہ رض میں مذکور تین وتر سمیت گیارہ رکعات سے مراد قیامِ رمضان، یعنی نماز تراویح ہی ہے۔ اور یہی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض اور حضرات صحابہ کرام رض کا مذہب ہے۔ کسی ایک صحابی رض سے بھی بسند صحیح اس کے خلاف ثابت نہیں ہے۔ تو کیا قادری صاحب کا مذکورہ فتویٰ سب سے پہلے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سمیت حضرات صحابہ کرام رض پر وارد نہیں ہوتا ؟

ے میں خود غرض نہیں میرے آنسو پرکھ کے دیکھ
فکرِ چمن ہے مجھے غمِ آشیاں نہیں

## محدثین عظام رح

○ امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں مذکورہ روایت عائشہ صدیقہ رض کو کتاب صلوٰۃ التراویح باب

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فصل من قام رمضان کے ذیل میں درج کر کے تمام اہل ایمان پر واضح کر دیا ہے کہ روایت عائشہ صدیقہ رضؓ میں مذکور تین وتر سمیت گیارہ رکعات سے مُراد قیام رمضان یعنی نماز تراویح ہے۔

○ ایسے ہی مشہور محدث امام احمدؒ بن حسینؒ بیہقی المتوفیٰ ۴۵۸ھ نے اپنی کتاب سنن کبریٰ بیہقی ص ۴۹۶ ج ۲ باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان میں روایت عائشہ صدیقہ رضؓ کو درج فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ

○ مشہور امام جلال الدین عبدالرحمنؒ بن ابوبکرؒ بن محمدؒ السیوطی المتوفیٰ ۹۱۱ھ نے بھی اپنی کتاب المصابیح فی صلوٰۃ التراویح مترجم ص ۱۱ پر روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو درج کیا ہے۔

توکیا ان محدثین عظامؒ نے سراسر آنکھوں میں دھول ڈال کر عوام کو گمراہ کیا ہے؟

## اکابرینِ احناف کرامؒ

محدثین عظامؒ کے علاوہ اکابرین احناف کرامؒ بالخصوص

○ امام محمدؒ المتوفیٰ ۱۸۹ھ۔ (موطا باب ۷۱ قیام شہر رمضان وما فیہ من الفضل)

○ علامہ جمال الدین ابو محمد عبداللہؒ بن یوسفؒ زیلعی حنفی المتوفیٰ ۷۶۲ھ۔

(نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ کتاب الصلوٰۃ فصل فی قیام شہر رمضان ج ۲ ص ۱۵۳)

○ امام کمال الدین محمدؒ بن عبدالاحدؒ المعروف ابن ہمام حنفی المتوفیٰ ۶۸۱ھ۔

(فتح القدیر شرح ہدایہ مع الکفایہ کتاب الصلوٰۃ فصل فی قیام شہر رمضان ج ۱ ص ۴۰۷)

○ علامہ بدر الدین ابو محمد محمودؒ بن احمدؒ عینی حنفی المتوفیٰ ۸۵۵ھ (عمدۃ القاری ج ۵

○ شیخ عبدالحق حنفیؒ دہلوی المتوفیٰ ۱۰۴۲ھ۔ (ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ مترجم ص ۲۸۶

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

○ حنفیوں کے مشہور علامہ اجل محدث اکمل محمد بن علی نیموی حنفی المتوفی ۱۳۲۲ھ۔

(آثار السنن مع تعلیق الحسن ص ۲۴۸، باب التراویح بثمان رکعات)

○ حنفیوں کے مشہور علامہ السید سابق

(فقہ السنہ ج ۱ ص ۱۹۴ باب قیام رمضان فصل عدد رکعاتہ)

○ محشی بخاری مولانا احمد علی سہارنپوری حنفی المتوفی ۱۲۹۷ھ۔ (حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۱۵۴)

علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ۔

(التعلیق الممجد علیٰ موطا محمد باب قیام شہر رمضان وما فیہ من الفضل ص ۱۴۲ ج ۳)

○ حنفیوں کے مشہور علامہ محمد انور شاہ کاشمیری المتوفی ۱۳۵۲ھ۔

(العرف الشذی علی جامع الترمذی باب ما جاء فی قیام شہر رمضان ص ۳۰۹)

○ اور فاضل مذاہب اربعہ علامہ عبدالرحمٰن الجزیری مصری المتوفی ۱۳۶۰ھ۔

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ باب نماز تراویح کا بیان ج ۱ ص ۵۴۲)

وغیرہم نے بھی روایت عائشہ صدیقہ رض میں مذکور تین وتر سمیت گیارہ رکعات سے قیام رمضان یعنی نماز تراویح مراد لی ہے۔ تو کیا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رض اور حضرات صحابہ کرام رض و محدثین عظام رح کے ساتھ مذکورہ اکابرین احناف کرام نے بھی سراسر آنکھوں میں دھول ڈال کر عوام کو گمراہ کیا ہے؟

نہ بچوگے تم اور نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

٭

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

## شاید کہ اتر جائے اِن کے دِل میں اُن کی بات

قادری صاحب نے فرمایا ہے کہ:

"تہجد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ (پ ۱۵ ع ۹)

(ترجمہ) اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لیئے زیادہ ہے"

اس پر ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ صرف قادری صاحب کے مشہور مفسر قرآن علامہ قاضی محمد ثناء اللہ حنفی عثمانی مجددی پانی پتیؒ المتوفی ۱۲۲۵ھ کی تحقیق پیش کرتے ہیں۔

قاضی صاحب نے "مسئلہ" کے زیر عنوان اس پر خوب سیر حاصل بحث کی ہے آخر پر فرماتے ہیں کہ:

میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ تہجد کی فرضیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ساقط کر دی گئی تھی۔ اور آپ کے لیئے تہجد کی نماز مستحب ہو گئی تھی۔ آیت کا صراحتہً یہی مفہوم ہے۔

کیونکہ اگر نافلہ کا معنی مزید فرض ہوتا تو لک کی جگہ عَلَیْکَ "تم پر" کہا جاتا۔ وجوب کے بعد علیٰ آتا ہے، لام نہیں آتا۔ (تفسیر مظہری اردو ج ، ص ۱۱۵)

## نمازِ تراویح کے بعد تہجد ثابت نہیں

یعنی حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں روزے رکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی رات میں بھی ہمارے ساتھ قیام نہیں کیا۔ یہاں تک کہ سات راتیں باقی رہ گئیں تو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تئیسویں رات تہائی رات تک قیام کیا۔ پھر چوبیس رات کو کھڑے نہیں ہوئے۔ پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک قیام کیا تو ہم نے کہا" یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش آپؐ اور زیادہ قیام کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آدمی نے امام کے ساتھ نماز پڑھ کر فراغت پائی تو اس کو ساری رات قیام کرنے کا ثواب مل جاتا ہے۔ جب چھبیسویں رات ہوئی تو آپ نے قیام نہیں کیا۔ جب ستائیسویں رات آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل و عیال اور دیگر لوگوں کو جمع فرمایا۔ اور قیام کیا، یہاں تک کہ ہم کو "فلاح" کے فوت ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوا۔

حضرت ابو ذرؓ کے شاگرد حضرت جبیرؓ بن نفیر نے پوچھا، فلاح کیا ہے؟ تو ابو ذرؓ نے کہا، سحری کا کھانا۔ پھر آپؐ نے مہینہ کے بقیہ ایام قیام نہیں کیا۔"

(ابو داؤد باب فی قیام شہر رمضان ج ۱ ص۲۰۲، مشکوٰۃ باب قیام شہر رمضان ج ۱ ص۱۱۴)

## فائدہ جلیلہ

اس سے ثابت ہوا کہ جب نماز تراویح ساری رات پڑھتے رہے اور سحری کھانے کے لیئے بھی بہت کم وقت ملا تو یقیناً" نماز تہجد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھی اور ایسے ہی حضرات صحابہ کرامؓ کا حال وارد ہوا ہے۔ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ

(موطا امام مالک ، سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص۴۹۶)

یعنی نماز تراویح سے فجر کے قریب فارغ ہوتے تھے

اس سے بھی صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرامؓ نے نماز تراویح پڑھ کر پھر علیحدہ تہجد کی نماز نہیں پڑھی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ دراصل ایک ہی نماز ہے جو رمضان المبارک میں عشاء کی نماز کے بعد طلوعِ فجر تک پڑھی جائے تو قیام رمضان یعنی نماز تراویح کہلاتی ہے۔ اور غیر رمضان میں پڑھی جائے تو تہجد کہلاتی ہے۔

## گھر کی شہادت

حنفیوں کے مشہور علامہ خاتم المحدثین والمفسرین، زبدۃ الفقہاء والمتکلمین مولانا سید محمد انور شاہ شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند (المتوفی ۱۳۵۲ھ) فرماتے ہیں:-

وَلَا مَنَاصَ مِنْ تَسْلِیْمِ اَنَّ تَرَاوِیْحَهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَتْ ثَمَانِیَةَ رَکَعَاتٍ، وَلَمْ یَثْبُتْ فِیْ رِوَایَةٍ مِنَ الرِّوَایَاتِ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ صَلَّی التَّرَاوِیْحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلَیْحِدَةٍ فِیْ رَمَضَانَ بَلْ طَوَّلَ التَّرَاوِیْحَ وَبَیْنَ التَّرَاوِیْحِ وَالتَّهَجُّدِ فِیْ عَهْدِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمْ یَکُنْ فَرْقٌ فِی الرَّکَعَاتِ بَلْ فِی الْوَقْتِ..... وَاَمَّا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّ عَنْهُ ثَمَانُ رَکَعَاتٍ وَّ اَمَّا عِشْرُوْنَ رَکْعَةً فَهُوَ عَنْهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ وَّعَلٰی ضُعْفِهٖ اتِّفَاقٌ۔" (العرف الشذی علی جامع الترمذی باب ماجاء فی قیام شہر رمضان ص ۳۰۹)

یعنی یہ تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تراویح یقیناً آٹھ رکعات ہی تھی، اور کسی بھی روایت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں نماز تراویح پڑھنے کے بعد پھر تہجد علیحدہ پڑھی ہو۔ بلکہ تراویح میں قیام لمبا کرتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز تراویح اور تہجد کی رکعات کی تعداد میں فرق نہیں تھا۔ بلکہ صرف

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وقت میں نرقی تھا ...... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر آٹھ رکعت ہی ثابت ہیں۔ اور بیس رکعات والی روایت کی سند ضعیف ہے۔ اور ایسی ضعیف کہ اس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

---

## رضاخانی اشتہار

> ۲۴۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی جو کہ مجدد الوہابیہ ہیں کا فیصلہ یہ ہے کہ اِنَّ التراویح عشرون رکعۃ بیشک تراویح بیس رکعت ہیں۔ (فتاویٰ محمد بن عبدالوہاب نجدی ص۹۵)
>
> ۲۵ مفسر الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کا بیٹا نورالحسن خاں بھوپالوی کا فیصلہ یہ ہے کہ پس منع از بست و زیادہ چیزے نیست۔ پس بیس رکعت تراویح یا اس سے زیادہ سے منع کرنا کوئی معنے نہیں رکھتا یعنی منع کرنا فضول اور لغو ہے۔ (عرف الجادی فارسی ص۸۴)

## ایک نظر (۲۴)

## قادری صاحب کی بددیانتی، بدباطنی اور بزدلی

قادری صاحب نے اپنے چچیرے بھائی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی حنبلی المتوفی ۱۲۰۶ھ کے دعویٰ "اِنَّ التَّرَاوِیحَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً" بیشک تراویح بیس رکعات ہیں کی خود کوئی دلیل پیش نہیں فرمائی۔ اور جو دلیل شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے پیش کی ہے اسے شیرِ مادر سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں تاکہ اس کا ضعف ظاہر نہ ہو جائے۔

ع کچھ تو ہے جس کی یہ پردہ داری ہے

جس سے ان کی بددیانتی، بدباطنی اور بزدلی صاف ظاہر ہے۔

چنانچہ مشہور بریلوی رضاخانی مولوی الحاج ابوداؤد محمد صادق خطیب زینۃ المساجد، دارالسلام گوجرانوالہ نے فتاویٰ محمد بن عبدالوہاب ص۹۵ کے حوالہ ہی سے لکھا ہے: بیشک

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تراویح بیس رکعات ہیں"...... بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (حضرت ابی بن کعبؓ) کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔"

(بیس تراویح کا لاجواب بیان کالم ۳ سطر ۵۸، ۵۹)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ شیخ محمدؒ بن عبدالوہاب نجدی کے دعویٰ "بیشک تراویح بیس رکعات ہیں" کی دلیل مذکورہ روایت ہے۔

سو واضح ہو کہ یہ ایک موقوف روایت بھی منقطع السند ہونے کی وجہ سے زبردست ضعیف ہے، اور صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے۔ جیسا کہ ہم قادری صاحب کی دلیل نمبر ۴ کے رد میں مفصل بحث کر چکے ہیں۔

## ایک نظر (۲۵)

بیس رکعات تراویح یا اس سے زیادہ سے منع نہ کرنا اس لحاظ سے ہو سکتا ہے کہ آٹھ رکعات تراویح کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی کو نفل سمجھ کر پڑھتا ہو جبکہ ایسا کوئی نہیں کرتا۔ بیس رکعات تراویح پڑھنے والا اسے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت خلفاء الراشدینؓ ہی سمجھتا ہے جو کہ بالکل غلط ہے، اور کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

---

## رضاخانی اشتہار

| |
|---|
| ۲۶۔ مفتر الوہابیہ وحید الزماں۔ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ تراویح کی رکعت کی تعداد کے بارے میں احادیث شریفہ جو آئی ہیں، ان میں سے بیس۲۰ رکعت تعداد والی حدیث شریف سب سے زیادہ صحیح اور ثابت ہے۔ (المشرب الوردی من الفقہ المحمدی ص ۸۹) |

## ایک نظر (۲۶)

ذیل میں علامہ وحید الزمانؒ حیدرآبادی المتوفی ۱۳۳۸ھ کی کتاب "المشرب الوردی من الفقہ المحمدی ج ۵، ص ۸۹" کی اصل فوٹو ملاحظہ فرمائیں۔ جس سے قادری صاحب کی زبردست

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جہالت، سفید جھوٹ، بددیانتی اور بدباطنی صاف ظاہر ہوجائے گی۔

۸۹

قیامه فمن صامه وقامه ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه رواه احمد والنسائی وابن ماجة وقال فی النیل
فی بعض رجال اسناده مقال قوله من قام المراد به قیام لیالیه مصلیا ویحصل بمطلق ما یصدق علیه القیام ولیس من شرطه
استغراق جمیع اوقات اللیل بل لا اکثرها وقال النووی ان قیام رمضان یحصل بصلوة التراویح یعنی انه یحصل بها المطلوب
من القیام لان قیام اللیل لا یکون الا بها واغرب الکرمانی فقال اتفقوا علی ان المراد بقیام رمضان صلوة التراویح
وتحصل السنة بالصلوة فرادی وجماعة اوزاعا وعلی امام واحد فی البیوت او المسجد لوقوع ذلک کله فی عهده صلی
الله صلعم کما استفاض النقل فی ذلک وصح ولا یتعین لصلوة لیالی رمضان عدد معین وتستحب احدی عشرة
رکعة علی امام واحد فی المسجد اما عدم تعیین عدد لصلوة رمضان اعنی التراویح فلوقوع الاختلاف الکثیر فی ذلک
ای فیها وفی عمل الناس علیه بعد وفاة رسول الله صلعم فقیل ثلاث وعشرین رکعة ای کانوا یقومون بها فی رمضان
فی زمن عمر لما جمعهم علی امام واحد وهو اثبت ما نقل کما رواه فی الموطا وروی احدی وعشرین رکعة وروی ست
وثلثین رکعة وروی غیر ذلک وقال الترمذی اکثر ما قیل انه یصلی احدی واربعین رکعة برکعة الوتر وقال الحافظ
والجمع بین هذه الروایات ممکن باختلاف الاحوال ویحتمل ان ذلک الاختلاف بحسب تطویل القراءة وتخفیفها فحیث تطول
القراءة تقل الرکعات وبالعکس قلت فی الحاق ذلک هو سبب الزیادة علی الاحدی عشرة رکعة ولما ما روی عن عائشة رض
قالت ما کان رسول الله صلعم یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة اخرجه الشیخان واخرج ابن حبان فی
صحیحه من حدیث جابر انه صلعم صلی بهم ثمان رکعات ثم اوتر [illegible] ولم یصح انه صلعم صلی اکثر من ذلک الا ما نقل
فی بعض الروایات بالحاق الرکعتین اللتین کان یفتتح بهما صلوته او الرکعتین اللتین قیل انهما رکعتا الفجر فلذلک
وتتبع اطراف الروایة والجمع بین ما صح عنه صلعم بنحو ما ذکرناه تتفق الروایات عن عائشة رض کروایة ثلاث
عشرة رکعة وخمس عشرة رکعة اما کونها بالجماعة علی امام واحد فی المسجد فلما ان النبی صلعم قد فعل ذلک واعتاده ثم
علیه خشیة ان تفرض فترک ذلک شفقة علی امته ولصحیة ذلک لا تخلل بنقله وعززوه فالجماعة لصلوة التراویح
او قیام لیالی رمضان سنة ثابتة عن رسول الله صلعم کما عرفت والخلیفة الثانی قد جمعهم علی ذلک لزوال المانع
وقد جری علی ذلک عمل المسلمین المستمر فلا عبرة بمن خالف وقد اختار الاحناف والشافعیة ثلاثا وعشرین
رکعة منها الوتر ثلاث والعشرون تراویح لکن الاحناف یصلون الوتر ثلاثا متصلة بتشهدین کصلوة المغرب
ویقنتون فی الثالثة قبل الرکوع والشافعیة یصلونها بتسلیمتین ولا یقنتون الا فی النصف الاخیر من رمضان
فی الثالثة بعد الرکوع وتمسکوا بما روی ابن ابی شیبة عن ابن عباس ان النبی صلعم صلی عشرین رکعة والوتر

المشرب الوردی من الفقه المحمدی ج ۵ ص ۸۹ کا فوٹو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ثلاث سنة ضعيف لا يصلح للاحتجاج وقيام رمضان بعض بالكل كما قد مر ان ما داوم عليه صلعم هو المختار

فيما نعتقد لكن من العجب العجاب ان بعض المتفقهة يرون الصلوة على غير ما علمت من مذهبهم من اقوى

الامور حتى اني رايت بعض الجهلة من الاحناف يتبرأ من احدى عشرة ركعة ويؤذي من يفعلها ولا يعرف لذلك سبب

الا الجهل والتعصب للمذهب فان كان الثاني فهو معاندة لسنة النبي صلعم ولا يخفى ما يترتب على اهانته ومعاندة

لسنة النبي صلعم يخشى على صاحبها الكفر فلا حول ولا قوة الا بالله ومن العجائب ما ذكره بعض الاحناف لتعيين

العشرين حكمته مساواة المكمل للمكمل من امثال هذه الحكم لا يجدي في مسائل الشرع بل هي لا تزيد على الوساوس

والهواجس منشأها غشاوة التقليد على الابصار والقلوب۔

## باب ادراك الفريضة

ومن كان في اثناء صلوة مكتوبة ثم اقيمت دخل مع القوم على ما كان عليه فاذا انقضت صلوته فهو بالخيار ان شاء

يسلم او يبقى جالسا متشهدا ينتظر ليسلم مع الامام وفاقا للشافعية لان النبي صلعم لما خرج في مرضه وهم يصلون

خلف الصديق تقدم وصلى بهم من بعد ان ينقضوا صلوتهم وصح انه احرم بهم ثم خرج من الصلوة فاغتسل وهم

دون في الصلوة ثم رجع وراسه يقطر من الماء فصلى بهم على اختلاف في الرواية وقد تقدمت وعلى كل تقدير فقد دلت

السنة على ان انتقال الشخص في اثناء صلوته او في اثناء صلوة الامام صحيح وسواء في ذلك صلوة الامن والخوف

وقد تقدم لنا كلام في ذلك وقالت الاحناف من صلى ركعة من الظهر ثم اقيمت يصلي اخرى ثم يدخل مع القوم وان

لم يقيد الاولى بالسجدة يقطع ويشرع مع الامام وان كان قد صلى ثلثا من الظهر يتمها واذا اتمها يدخل مع القوم

والذي يصلي معهم نافلة ولا ندري ما دليلهم على ذلك وقولهم لانه محل الرفض القطع للاكمال يقال عليهم

الموجب للرفض والقطع وهل على ذلك دليل شرعي ولمن يدخل ويشترك مع الجماعة على حالته في صلوته بدون

ان يقطعها او يفسد عمله كما قال تعالى ولا تبطلوا اعمالكم اليس ذلك اولى لا سيما وقد دلت السنة على جوازه بل سنيته

كما قدمنا ثم نعزم على ذلك اما قولهم ان الثانية تكون له نافلة فذلك صحيح كما تقدم ذلك في قصة الرجلين

الذين قال لهما صلعم ما منعكما ان تصليا معنا الحديث اما صلوة الصبح فقالوا انه ما لم يقيد الثانية بسجدة يقطع ويدخل

مع القوم والا اتمها ثم لا يصلي مع الامام قالوا لان النفل بعدها مكروه وكذلك صلوة المغرب لان التنفل بالمعادة يخل

بالثلاث مكروه كذا قالوا واطلاق الاحاديث الصحيحة بل نصوصها ترد ما ذكروه من الرأى في هذه المسائل فتامل قال

المشرب الوردی ص ٩٠ کا فوٹو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ صاحبؒ وفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے مختلف ادوار میں نماز تراویح کے بارے میں لوگوں کے عمل میں جو اختلاف پایا گیا ہے اس کا ذکر فرمارہے ہیں جس میں ایک **قول** وتر سمیت تئیس رکعات کا ہے، جس کی دلیل موطا امام مالکؒ کی یزید بن رُومان والی روایت پیش کی جاتی ہے جسے ھُوَ اَثْبَتُ کہا جاتا ہے۔

**دُوسرا قول** اکیس رکعات کا ہے۔ **تیسرا قول** چھتیس رکعات کا ہے۔ اور **چوتھا قول** اکتالیس رکعات کا ہے۔ جیسا کہ امام ترمذیؒ نے کہا ہے۔

خود علامہ وحید الزمانؒ حیدر آبادی کا اپنا قول یہ ہے

(۱) وَتُسْتَحَبُّ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً وَعَلٰی اِمَامٍ وَّاحِدٍ فِی الْمَسْجِدِ۔ یعنی مسجد میں ایک امام کے پیچھے گیارہ رکعات تراویح پڑھنی مستحب ہیں"۔ اور آگے اس کی دلیل اس طرح پیش کی ہے۔ وَلَنَا مَارُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِھِمْ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔ انتھی۔ یعنی ہم اس پر عمل پیرا ہیں جو بخاری و مسلم کی روایت عائشہ صدیقہؓ اور صحیح ابن حبان کی روایت جابرؓ میں وتر سمیت گیارہ رکعات مذکور ہیں۔

(۲) اور بیس رکعات تراویح والی روایت ابن عباسؓ کے متعلق واضح الفاظ میں فرمادیا ہے۔ قُلْنَا سَنَدُہٗ ضَعِیْفٌ لَا یَصْلُحُ لِلْاِحْتِجَاجِ۔

(المشرب الوردی ص۹۵)

یعنی ہم نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے، اس لیے قابلِ حجت نہیں ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# خلاصۃ المرام

علامہ وحید الزمان حیدر آبادی کے مذکورہ تین وتر سمیت گیارہ رکعات تراویح کی سنیت اور بیس رکعات کے ضعیف ہونے کے موقف کو شیرِ مادر سمجھ کر ہضم کرجانا قادری صاحب کی زبردست بددیانتی اور بدباطنی ہے۔ جو ان کی مقلدانہ پرانی روش ہے۔ اور

"فَقِيلَ ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً أَيْ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ بِهَا فِيْ رَمَضَانَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ لَمَّا جَمَعَهُمْ عَلَىٰ إِمَامٍ وَّاحِدٍ وَّهُوَ أَثْبَتُ مَا نُقِلَ كَمَا رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ" عبارت کو علامہ صاحب کا فیصلہ قرار دینا قادری صاحب کی پرلے درجے کی جہالت اور زبردست سفید جھوٹ ہے۔

## جھوٹے کے منہ میں ........!

قادری صاحب نے اپنی کتاب مرزا قادیانی کی حقیقت کے ص۱۶ پر اپنے پیر بھائی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی ص۲۰۶ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔" اور ص۱۵ پر بحوالہ حاشیہ نمبر۳ اربعین ص۲۴ لکھا ہے کہ "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں"۔ ہم نے قادری صاحب کا علامہ وحید الزمان حیدر آبادی کے متعلق زبردست سفید جھوٹ ظاہر کر دیا ہے۔ اب وہ سوچ سمجھ کر خود ہی جو چاہیں پسند فرمالیں:

؎ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور باقی جو موطا امام مالک کی یزید بن رومان والی روایت کو ھو اثبت کہا جاتا ہے۔ سو اس روایت کو قادری صاحب اپنی مستقل دلیل نمبر۲ کے تحت پیش کر چکے ہیں۔ جس پر ہم نے بھی مفصل بحث کی ہے۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# قادری صاحب کی بدباطنی

اگلے صفحہ پر ہم علامہ وحید الزمان حیدر آبادیؒ کی محولہ کتاب "المشرب الوردی من الفقہ المحمدی کے صـ٧٩ کی بھی اصل فوٹو پیش کر رہے ہیں۔ جس کی سطر نمبر ۱۸ تا نمبر ۲۱ کا مطالعہ کرنے سے علامہ صاحبؒ کے متعلق قادری صاحب کی بددیانتی، بدباطنی اور زبردست سفید جھوٹ میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

---

اہلحدیث امرتسر ۱۳ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۶ء

## فتاویٰ

س ۳۶ } حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں تصویر یا فوٹو ہوں اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ زید کی دکان پر اکثر اس قسم کی اشیاء فروخت کے لئے آتی رہتی ہیں جن پر ٹریڈ مارک چھاپ اونٹ، ہاتھی، گھوڑے، بیل، بھینس، ہرن، آدمی وغیرہ کی لگی ہوئی ہوتی ہیں تو زید کو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔ دیگر یہ کہ روپیہ، نوٹ وغیرہ بھی گھر میں ہوتے ہیں ان پر بھی تصویر ہوتی ہے۔ (سائل عبدالمجید ضلع بجنور)

ج ۳۶ } مارکہ اور سکے، شاہی روپیہ وغیرہ تصاویر میں داخل نہیں ہے۔ اور نہ ان کو تصویر سمجھ کر رکھا جاتا ہے۔

س ۳۷ } جھینگا جس کو عوام حلال جان کر کھاتے ہیں۔ اس کے حلت کی کیا دلیل ہے۔ جبکہ یہ بابت ایک قسم کے کیڑے کی رکھتا ہے نہ کہ مچھلی (سائل مذکور)

ج ۳۷ } حدیث میں آیا ہے جو چیز پانی میں بسر کرے وہ حلال ہے۔

س ۳۸ } زید اپنی عورت کی موجودگی میں اپنی عورت کی رضامندی کے ساتھ اپنی حقیقی سالی کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یہ رشتہ جائز ہے یا نہیں؟ (خاکسار حکیم مرزا رحیم بیگ)

ج ۳۸ } زید کی سالی کی لڑکی، اس کی بیوی کی سگی بھانجی ہے جو اس کے ساتھ ایک نکاح میں جمع نہیں ہو سکتی۔ حدیث میں آیا ہے کہ پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ و بھانجی ایک شخص نکاح میں جمع نہ کرے۔ واللہ اعلم

س ۳۹ } کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں کہ دہلی کے اہل حدیثوں میں یہ دستور جاری ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے دنوں میں گھر گھر وعظ ہوتے ہیں۔ کبھی اس گھر کبھی اس گھر میں عورتوں کا مجمع ہوتا ہے۔ حضرات علماء عورتوں کو وعظ سناتے ہیں۔ روزانہ تقریباً ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک یہ شغل رہتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی عالم ایک مکان سے فارغ ہو کر فوراً دوسرے مکان میں وعظ شروع کر دیتے ہیں۔ زمینکہ رمضان شروع ہوتے ہی وعظوں کی دھوم مچ جاتی ہے۔ یہ سلسلہ صرف رمضان ہی میں رہتا ہے۔ ایک بات یہاں ایسی بھی ہے کہ علاوہ دن کے وعظوں کے شب قدر کی پانچوں راتوں میں بھی وعظ کراتی ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ شب کے دس بجے سے تقریباً رات کے ایک بجے تک وعظ ہوتے ہیں۔ شب قدر کے سوا دیگر مسائل وغیرہ کا بیان ہوتا ہے پھر لوگ وعظ سے فارغ ہو کر قیام لیل کرتے ہیں۔ کچھ لوگ پانچوں راتوں کے وعظ پر معترض ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ پانچوں بدعت ہیں حالانکہ مشہور ہیں حضورؐ کے زمانے میں ایسے وعظوں کا پتہ نہیں تھا۔ اس پر دوسری جماعت جواب دیتی ہے کہ اگر پانچوں راتوں کا وعظ بدعت ہے تو رمضان کے پورے تیس ۳۰ دنوں کا وعظ بھی بدعت ہے کیونکہ یہ وعظ بھی حضورؐ سے ثابت نہیں اور نہ زمانہ خیر القرون میں رمضان کے پورے تیس دنوں کا سلسلہ بھی کہیں ملتا ہے؟ لہذا اب آپ حضرات سے دریافت ہے کہ کیا صرف رمضان میں تیس دن کے وعظ درست ہیں اور رات پانچ وعظ بدعت ہیں یا رات کے پانچوں درست ہیں اور رمضان کے بدعت ہیں اور یا رات و دن جو کل ۳۵ ہوتے ہیں سارے بدعت ہیں یا کل ۳۵ رات دن کے وعظ درست ہیں۔ اس پر جو بات صحیح و درست ہو جواب دیکر یہاں کے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائیں گے۔ اس لئے کہ خود غرض حضرات نے یہاں ایک فتنہ عظیم برپا کر رکھا ہے۔ (عبدالمتین دہلی)

ج ۳۹ } وعظ و تبلیغ کسی وقت منع نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں کو الگ مجالس میں خاص معین اوقات میں وعظ سنایا کرتے تھے (بخاری) اس کو بدعت نہیں کہنا چاہئے۔ رمضان شریف میں اگر لوگ شوق سے قرآن و مطالب قرآن زیادہ سنیں تو کوئی حرج نہیں بلکہ موجب ثواب ہے۔ آیہ کریمہ ھدی للناس میں اس طرف اشارہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۰ } یہاں احناف کی مسجد میں بیس رکعات نماز تراویح پڑھائی جاتی ہے۔ زید، عمرو، بکر تینوں اہل حدیث ہیں اور مجبور ہونے کے باعث مجبوراً اس مسجد میں نماز تراویح پڑھنے جاتے ہیں۔ اب زید صرف آٹھ ہی رکعت نماز تراویح پڑھ کر چلا آتا ہے اور عمرو آٹھ رکعت تراویح اور بارہ رکعت نفل نماز سمجھ کر بیس رکعت پڑھ لیتا ہے۔ اور بکر بیس رکعت تراویح نماز ہی سمجھ کر پڑھتا ہے۔ اور یہ تینوں ایک دوسرے کو خلاف سنت نبوی اور اپنے آپ کو زیادہ ثواب کا حقدار بناتے ہیں۔ جواب طلب ہے کہ کون صاحب ثواب کے زیادہ مستحق اور سنت رسول اللہ کی پابندی کرتے ہیں۔ (شہادت علی سوداگر گیاوی)

ج ۴۰ } آٹھ تراویح مسنون ہیں۔ باقی نوافل سمجھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ جو شخص آٹھ پڑھ کر چلا جاتا ہے وہ بھی برا نہیں کرتا۔ بیس تراویح مسنون نہیں ہیں مگر اس امر میں ایک دوسرے کو خلاف سنت کہنا بھی اچھا نہیں۔ ایسے امور میں اختلاف (فساد) حرام ہے۔

س ۴۱ } نماز تراویح اول شب میں پڑھنی سنت ہے یا آخر شب میں۔ اگر آخر شب میں پڑھنی سنت ہے تو زمانہ موجودہ میں کیوں اہل حدیث بھی اول ہی شب میں تراویح پڑھتے ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۱ } صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) اگر رمضان میں شب اول کو پڑھیں تو تراویح کہلاتی ہے۔ شب آخر میں تہجد ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع رات میں تین دن پڑھی تھیں۔ اس لئے اگر کوئی شب اول کو پڑھتا ہے تو خلاف سنت نہیں اور آخر رات کو کرے تو بقول حضرت عمرؓ احسن ہے۔

---

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

المسجد يجلسون ثم يقومون ويصلون تحية المسجد فهو جهل صريح ومخالفة كلام النبي صلعم أعاذنا الله منها و
على العلماء النهي عن ذلك ولا استخارة لحديث جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلعم يعلمنا الاستخارة في الأمور
كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم إني أستخيرك
بعلمك وأستقدرك بقدرتك وأسألك من فضلك العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم
إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي
فيه وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني
عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم أرضني به قال ويسمي حاجته قال في المنتقى رواه الجماعة إلا مسلما قال في النيل الحديث
مع كونه في صحيح البخاري ومع تصحيح الترمذي وأبي حاتم قد ضعفه الإمام أحمد بن حنبل وقال إن حديث عبد الرحمن بن
أبي الموالي يعني الذي أخرجه هؤلاء الجماعة من طريقه منكر في الاستخارة قال وقد رواه غير واحد من الصحابة قلت
وقد وثق عبد الرحمن المذكور جمهور أهل العلم قال الإمام أحمد بن حنبل وأبو زرعة وأبو حاتم لا بأس به أي لا بأس بخصوص
شخصه وأما حديث الاستخارة فقد عرفت ما قال فيه وطعنه فيه إنما هو من باب نقد متون الأحاديث وهذا
لا يعرف إلا بكثرة الممارسة وهو من دقائق علوم الحديث وكمال القيافة لكن من عرفانهم تصحيح حديث الاستخارة
هم الخواص الكمل من أكابر أئمة هذا الفن وما ذكره الإمام أحمد رح مع قوله إن الرجل لا بأس به لا يمكن تقديمه مطلقا
على كل قول بعد التحقيق والتمحيص لا سيما وقد وجد ما يعضد رواية عبد الرحمن فالحديث بشواهده وسنده صحيح فيما
نختار وقد روي عن غير واحد من الصحابة والله أعلم قال في الحجة وهذي أن أكثار الاستخارة في الأمور ترياق مجرب
لتحصيل شبه الملائكة وضبط النبي صلعم آدابها ودعائها فشرع ركعتين وعلم اللهم إني أستخيرك قلت لم يثبت من
أنواع الاستخارة عند أهل السنة إلا هذا النوع المذكور في حديث جابر وللإمامية أكثر الناس استخارة وقد وردوا لها
طرقا أخرى عن أئمة أهل البيت فبعضهم يستخير بالسبحة وبعضهم بالرقاع والله أعلم بصحتها وصلوة التراويح في
رمضان ثمان ركعات ومع الوتر إحدى عشرة ركعة ولم يثبت عدد العشرين عن النبي صلعم بالسند الصحيح ثم التراويح
هي التهجد في غير رمضان ولم ينقل أنه صلعم صلى التهجد بعد التراويح ولهذا الأفضل أن تصلى التراويح في آخر
الليل سيجيء ذكرها فيما بعد ومنه ركعتان بين كل أذان وإقامة لحديث بين كل أذانين صلوة قال ذلك ثلاث مرات
ثم قال في الثالثة لمن شاء وهو حديث صحيح والمراد بالأذانين الأذان والإقامة تغليبا كما يقال القمرين للشمس والقمر
وبهذا الحديث يستدل الفقهاء أن يصلى قبل العشاء ركعتين أو أربع ركعات ومن قال من أصحابنا أنه بدعة



www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

۲۷۔ سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری بھی مقر ہیں کہ بیس رکعت تراویح پڑھنے والوں کو خلافِ سنت کہنا اچھا نہیں۔ ایسے امور میں اختلاف حرام ہے۔ (اخبار اہلِ حدیث امرتسر ص ۱۳ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۶ء)

## ایک نظر نمبر (۲۷)

اس پر ہم ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ص ۱۳ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء سے سوال اور جواب کی پوری عبارت پیش کرتے ہیں۔ جس سے قادری صاحب کی بددیانتی اور بدباطنی صاف ظاہر ہو جائے گی۔

(س ۴۰) یہاں احناف کی مسجد میں بیس رکعات نماز تراویح پڑھائی جاتی ہے۔ زید، عمرو بکر، تینوں اہلحدیث ہیں۔ اور مسجد نہ ہونے کے باعث مجبوراً اس مسجد میں نماز تراویح پڑھنے جاتے ہیں۔ اور زید صرف آٹھ ہی رکعت نماز تراویح پڑھ کر چلا آتا ہے۔ اور عمرو آٹھ رکعت تراویح اور بارہ رکعت نفل سمجھ کر بیس رکعت پڑھ لیتا ہے، اور بکر بیس رکعت تراویح نماز ہی سمجھ کر پڑھتا ہے۔ اور یہ تینوں ایک دوسرے کو خلافِ سنتِ نبوی اور اپنے آپ کو زیادہ ثواب کا حقدار بتاتے ہیں۔ جواب طلب ہے کہ کون صاحب ثواب کے زیادہ مستحق اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی کرتے ہیں۔

(شہادت علی سوداگر گیادی)

ج ۴۔ آٹھ تراویح مسنون ہیں، باقی نوافل سمجھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ جو شخص آٹھ پڑھ کر چلا جاتا ہے وہ بھی برا نہیں کرتا۔ بیس تراویح مسنون نہیں ہیں۔ مگر اس امر میں ایک دوسرے کو خلافِ سنت کہنا بھی اچھا نہیں۔ ایسے امور میں اختلاف (فساد) حرام ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# قادری صاحب کی زبردست بددیانتی

## یہودیانہ تحریف اور ظالمانہ کانٹ چھانٹ

ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر کے مذکورہ فتویٰ کی پوری عبارت سے اظہر من الشمس ہے کہ اس میں قادری صاحب فتویٰ کی مذکورہ عبارت میں سے

- آٹھ تراویح مسنون ہیں باقی نوافل سمجھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں
- جو شخص آٹھ پڑھ کر چلا جاتا ہے ، وہ بھی برا نہیں کرتا۔
- بیس تراویح مسنون نہیں ہیں۔

تینوں باتوں کو شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیا۔ جس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا ہاضمہ بڑا قوی ہے۔ یہ زبردست بددیانتی اور بدباطنی ہے

اور باقی " مگر اس امر (یعنی مسجد اہلحدیث نہ ہونے کے باعث مجبوراً بیس رکعات پڑھنے والے امام کی اقتداء میں بیس رکعات پڑھنے میں اہلحدیث کا آپس میں) ایک دوسرے کو خلافِ سنت کہنا بھی اچھا نہیں۔ ایسے امور میں اختلاف (فساد) حرام ہے۔" کا یہ مطلب کشید کرنا کہ بیس رکعات تراویح پڑھنے والوں کو خلافِ سنت کہنا اچھا نہیں ایسے امور میں اختلاف حرام ہے۔" یہودیانہ تحریف اور ظالمانہ کانٹ چھانٹ ہے۔ جو قادری صاحب کا محبوب ترین مشغلہ ہے اور اس میں وہ مہارت تامہ رکھتے ہیں۔

سوال کی عبارت میں مسجد اہل حدیث نہ ہونے کے باعث مجبوراً کے الفاظ ، اور ایسے امور (کسی اہلحدیث کا مجبوراً بیس رکعات پڑھانے والے امام کے پیچھے بیس رکعات پڑھنا) سے اہلحدیث کا آپس میں اختلاف (فساد) حرام ہے ، کے الفاظ روز روشن کی طرح عیاں ہیں جن کی موجودگی میں قادری صاحب کا اپنا من پسند مطلب کشید کرنے کی جسارت بڑی ڈھٹائی . اور بے شرمی ہے ۔ ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں دیکھے ہیں مگر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# رضاخانی اشتہار

**وہابیوں کا چیلنج قبول:** ۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ (جو آج سے آٹھ سو سال پہلے کے عظیم المرتبت ناقد محدث ہیں جن کو اکابر وہابیہ نے اپنے اصحاب اور بزرگوں میں سے تسلیم کیا ہے بلکہ اپنی کتابوں میں بھی لکھا ہے) نے تراویح کا باب باندھ کر صرف یہی ایک حدیث درج فرمائی ہے جس کے راوی جلیل المرتبت صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما (جو کہ امام المفسرین بھی ہیں) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً سِوَی الْوِتْرِ۔ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان شریف میں وتروں کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے (کتاب الوفا صفحہ ۵۰۸ جلد ۲ مطبوعہ مصر) یہ حدیث شریف اس مستند کتاب میں درج ہے جس کا حوالہ ان وہابیوں کے روحانی دادا مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے مرزائیوں کے رد میں لکھی ہوئی کتاب "شہادۃ القرآن" ج ۱ ص ۲۱۹ میں درج کیا ہے۔ ہم نے اسی کتاب کا حوالہ ان وہابیوں کے رد میں پیش کیا ہے

## ایک نظر (۲۸)

## قادری صاحب کی بے وقوفی اور گیدڑ بھبکی

ناظرین وقارئین حضرات! قادری صاحب کا قائم کردہ عنوان "وہابیوں کا چیلنج قبول" ملاحظہ فرمائیں، اور اس کے ذیل میں ان کی تحریر کردہ آٹھ سطری عبارت بھی پڑھ لیں، اور انصاف سے بتائیں کہ

"قادری صاحب نے کن وہابیوں کا چیلنج قبول کیا ہے؟ اور وہ چیلنج کیا ہے؟ اس کے الفاظ کیا ہیں؟ اور قادری صاحب نے کیا قبول کیا ہے؟ کیا یہ قادری صاحب کی بے وقوفی، جواس باختگی اور گیدڑ بھبکی نہیں ہے؟

جاہل اور بے وقوف دُنیا میں دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے وقوفی آپ کی

اور باقی جو (حضرت عبداللہ بن عباس والی) روایت کتاب الوفا ج ۲ ص ۵۰۸ کے حوالہ سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پیش کی گئی ہے، یہ قادری صاحب پہلے بھی دو مرتبہ دلیل نمبر ۱۱ اور نمبر ۱۵ کے تحت پیش کر چکے ہیں اور اب پھر اپنی ہٹ دھرمی ظاہر کر رہے ہیں۔ سو یہ روایت زبردست ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے۔ جیسا کہ قادری صاحب کی دلیل نمبر ۱ کے رد میں مفصل گزر چکا ہے۔

اور مفسر قرآن، فاتح مرزائیت، علامہ مولانا

## حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ

المتوفیٰ ۱۳۷۵ھ

نے ردِ مرزائیت پر اپنی لاجواب کتاب "شہادۃ القرآن ج ۱ ص ۲۱۹" میں مشہور امام عبدالرحمٰن ؒ بن جوزی ؒ[1] کی کتاب الوفاء سے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو حدیث مرزائیوں کے رد میں پیش کی ہے وہ صحیح ہے۔ اس کی سند پر مرزائیوں نے بھی اعتراض نہیں کیا۔ اور جو روایت قادری صاحب پیش کر رہے ہیں یہ تو محدثین عظام ؒ کے علاوہ اکابرین احناف کرام ؒ کے نزدیک بھی انتہائی ضعیف ہے۔ اور صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے۔ اگر قادری صاحب بھی مفسرِ قرآن علامہ حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ کی طرح صحیح حدیث پیش کرتے (جو کہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے) تو ہمیں زیرِ نظر مدافعانہ کاروائی کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار<br>
یہ حقائق ہیں تماشائے لبِ بام نہیں

---

[1] - المتوفیٰ ۵۹۷ھ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

## رضاخانی اشتہار

# وہابیوں کو چیلنج

ہم نے جس طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صرف ماہِ رمضان شریف میں بیس رکعت پڑھنے کی حدیث واضح کی ہے۔ اسی طرح وہابی حضرات صرف رمضان شریف کے مہینہ میں آٹھ تراویح پڑھنے کی حدیث پیش کریں۔

انشاءاللہ قیامت تک پیش نہ کرسکیں گے۔

## لہٰذا وہابیوں سے بیس ۲۰ ہزار روپیہ

انعام وصول کرنے کا حق ہم محفوظ رکھتے ہیں!

شائع کردہ

## انجمن فدایانِ اہلسنّت سیالکوٹ شہر

## ایک نظر

(۲۹)

### قادری صاحب کا چیلنج منظور ہے

قادری صاحب نے "وہابیوں کو چیلنج" کے زیرِ عنوان دو باتیں ارشاد فرمائی ہیں:

(۱) ہم نے جس طرح رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ماہِ رمضان شریف میں بیس رکعت پڑھنے کی حدیث واضح کی ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(۲) اسی طرح وہابی حضرات صرف رمضان شریف کے مہینہ میں آٹھ تراویح پڑھنے کی حدیث پیش کریں۔

سو واضح ہو کہ قادری صاحب کی بیس رکعت تراویح والی پیش کردہ حدیث محدثین عظام کے علاوہ اکابرینِ احناف کرامؒ کے نزدیک بھی انتہائی ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے۔ جیسا کہ رضاخانی اشتہار کی دلیل ۱ کے جواب میں مفصل گزر چکا ہے۔ شاید اسی لیئے قادری صاحب اپنی پیش کردہ حدیث کے صحیح الاسناد ہونے کا ذمہ نہیں اٹھا رہے۔

؏ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

صرف "حدیث واضح کی ہے" کے الفاظ پر اکتفا کر رہے ہیں۔

قادری صاحب! کیا یہ ناواقف عوام کی آنکھوں میں دھول ڈال کر انہیں گمراہ کرنے کی شرمناک جسارت اور مکاری نہیں ہے؟

؎ مجھ میں یہ وصف ہے کہ واقف ہوں تیرے بھیدوں کا
تجھ میں دو عیب ہیں کذاب بھی ہے اور مکار بھی!

اور باقی جو وہابیوں کو رمضان شریف کے مہینہ میں آٹھ رکعات تراویح پڑھنے کی حدیث پیش کرنے کا چیلنج کیا ہے وہ ہمیں منظور ہے۔

قادری سمیت دنیا بھر کے تمام بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان کان کھول کر سن لیں، اور آنکھیں کھول کر دیکھ لیں کہ: "تین وتر سمیت گیارہ رکعات نماز تراویح سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ جو کہ زیر نظر کتابچہ "رضاخانی اشتہار پر ایک نظر" کے مطالعہ سے اظہر من الشمس ہے۔

اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط (الآیۃ سورۃ البقرۃ ۱۳۰)

www.ircpk.com www.ahlulh

# حاصل کلام

قارئین وناظرین حضرات! آپ نے قادری صاحب کی بیس رکعات نماز تراویح پر پیش کردہ ستائیس دلیلوں کے جوابات میں واضح ٹھوس مسکت اور علمی دلائل و براہین ملاحظہ فرمالیے ہیں جن میں قادری صاحب کی سترہ جہالتیں، چودہ بددیانتیاں اور چھ عدد سفید جھوٹ صاف ظاہر ہو چکے ہیں جو مختصر طور پر حسب ذیل ہیں۔

## قادری صاحب کی جہالتیں

(۱) قادری صاحب نے اپنے اشتہار کی دلیل نمبر ۱ میں محولہ کتاب ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ کا نام غلط لکھا ہے جو ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(۲) دلیل نمبر ۲ میں امام ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم الرافعی المتوفی ۶۲۳ھ کے قول کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دے دیا ہے۔

(۳) دلیل نمبر ۴ میں امام مالک المتوفی ۱۸۰ھ کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا نقل کیا۔

(۴) دلیل نمبر ۵ میں آثار السنن کے حاشیہ (التعلیق الحسن کی عبارت کو) آثار السنن کا متن قرار دے دیا ہے۔

(۵) دلیل نمبر ۶ میں ما رُوِیَ کی اصطلاحِ محدثین سے بے خبری۔

(۶) دلیل نمبر ۸ میں ثابت کرنا تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بیس رکعات نماز تراویح کا اہتمام تھا، جبکہ مذکورہ عبارت میں اس کا نام ونشان تک نہیں۔

(۷) دلیل نمبر ۱۰ میں وہی یزید بن خصیفہ والی شاذ روایت جو پہلے دلیل نمبر ۳ اور ۸ پر پیش کی وہی پھر لکھ ماری۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(۸) دلیل نمبر ۱۱ میں حضرت عطاءؒ کا دو سو صحابہؓ کرام کی زیارت کرنا محولہ کتاب کے مذکورہ صفحہ پر ہرگز نہیں ہے۔

(۹) دلیل نمبر ۱۲ میں وہی ترمذی شریف والا حوالہ جو پہلے دلیل نمبر ۶ کے تحت پیش کیا تھا، ناواقف عوام کے سامنے دلیلوں کی تعداد بڑھانے کے لیئے دوبارہ پھر لکھ دیا۔

(۱۰) دلیل نمبر ۱۳ میں اعمشؒ (جو سنہ ۶۱ھ میں پیدا ہوئے) کا حضرت عبداللہؓ بن مسعود المتوفیٰ سنہ ۳۳ھ سے روایت کرنا لکھ دیا۔

(۱۱) دلیل نمبر ۱۴ میں ابن حجر ہیثمیؒ المتوفیٰ سنہ ۹۷۵ھ کے قول کو شارح بخاری شیخ الاسلام حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ المتوفیٰ سنہ ۸۵۲ھ کا قول قرار دے دیا۔

(۱۲) دلیل نمبر ۱۵ میں انتہائی ضعیف روایت ابن عباسؓ کو ناواقف عوام کے سامنے دلیلوں کی تعداد بڑھانے کے لیئے پھر دوبارہ پیش کر دیا۔

(۱۳) دلیل نمبر ۲۱ میں لکھا کہ امام بیہقیؒ (جو سنہ ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے) حضرت عمرؓ کی خلافت میں بیس رکعات تراویح اور وتر کے ساتھ قیام کرتے تھے۔

(۱۴) دلیل نمبر ۲۲ میں شیخ عبدالحق حنفیؒ دہلوی المتوفیٰ سنہ ۱۰۵۲ھ کی تصنیف مَاثَبَتَ مِنَ السُّنَّۃِ کا نام پھر غلط لکھ دیا۔

(۱۵) دلیل نمبر ۲۳ میں حضرات صحابہ کرامؓ، محدثین عظامؒ اور اکابرینِ احناف کرامؒ کو سراسر آنکھوں میں دھول ڈال کر عوام کو گمراہ کرنے والے قرار دیا۔

(۱۶) دلیل نمبر ۲۶ میں المشرب الوردی کی عبارت کو سمجھنے سے قاصر رہے۔

(۱۷) وہابیوں کو چیلنج کے زیرِ عنوان نہ خود صحیح، غیر مجروح حدیث پیش کی، اور نہ ہی اہلحدیث سے صحیح حدیث کا مطالبہ کیا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

www.ircpk.com



# قادری صاحب کی بددیانتیاں

① قادری صاحب نے دلیل نمبر ۱ میں ماثبت من السنۃ کی عبارت نقل کرنے میں زبردست بددیانتی کی ہے۔ عبارت کے جس حصہ میں روایت ابن عباسؓ کا زبردست ضعف بیان کیا گیا ہے اسے شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی صحیح حدیث سے چشم پوشی کر کے بددیانتی کا ارتکاب کیا۔

② دلیل نمبر ۱ میں سنن کبریٰ بیہقی کی عبارت میں دو بددیانتیاں، فِی غَیرِ جَمَاعَۃٍ اور تَفَرَّدَ بِہٖ اَبُو شَیبَۃَ، اِبرَاہِیمُ بنُ عُثمَانَ العَبسِیُّ الکُوفِیُّ وَھُوَ ضَعِیفٌ کو گیارہویں شریف کا حلوہ سمجھ کر کھا گئے۔

③ دلیل نمبر ۱ میں فتاویٰ عزیزی کی عبارت میں بھی فِی غَیرِ جَمَاعَۃٍ اور امام بیہقیؒ ایں روایت را تضعیف نمودہ بآنکہ راوی ایں حدیث جد ابوبکرؒ ابن ابو شیبہؒ است کو بھی ہضم کر گئے۔

④ معجم طبرانی کی جلد اور صفحہ نہ بتایا تاکہ اس کا ضُعف ظاہر نہ ہو جائے۔

⑤ دلیل نمبر ۳ میں سنن کبریٰ بیہقی ص ۴۹۶ ج ۲ باب مَا رُوِیَ فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان سے یزید بن خُصَیفہؒ کی مجروح اور شاذ روایت تو ذکر کر دی، جبکہ اسی کتاب کے مذکورہ باب اور صفحہ پر بسند صحیح روایت عائشہ صدیقہؓ اور متصل السند صحیح روایت سائبؓ بن یزیدؓ جس میں گیارہ رکعات کا فارُوقیؓ حکم موجود ہے، سے چشم پوشی کر کے بددیانتی کا ارتکاب کیا۔

⑥ دلیل نمبر ۵ میں کنز العمال سے منقطع السند ضعیف اثر تو درج کر دیا، متصل السند صحیح روایت جس میں حضرت عمر فاروقؓ اُبَی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم دیا، سے چشم پوشی فرما کر بددیانتی کی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(۷) دلیل نمبر ۶ میں امام ترمذیؒ کے قول کی پوری عبارت پیش نہ کی، اور قولِ ترمذیؒ کو حدیث کے طور پر پیش کیا گیا۔

(۸) دلیل نمبر ۷ میں موطا امام مالکؒ سے یزیدؒ بن رومانؒ والا منقطع السند ضعیف اثر تو پیش کر دیا۔ اس کے ساتھ والی متصل السند صحیح روایت سے چشم پوشی کر کے بددیانتی کا ارتکاب کیا۔

(۹) دلیل نمبر ۹ میں سننِ کبریٰ بیہقی سے حضرت علیؓ والی ضعیف روایت تو لکھ دی جبکہ اسی کتاب کے مذکورہ باب میں گیارہ رکعات والی صحیح احادیث کو نظر انداز کر دیا۔

(۱۰) دلیل نمبر ۱۴ میں مرقاۃ اور فتاویٰ عبدالحی حنفیؒ لکھنوی کی عبارت میں اوّل و آخر زبردست بددیانتی اور ظالمانہ کانٹ چھانٹ کی

(۱۱) دلیل نمبر ۲۱ میں فتح القدیر کے حوالہ سے یزیدؒ بن خصیفہؒ کی شاذ روایت تو پیش کر دی، آگے جو امام ابنِ ہمامؒ حنفی کا فیصلہ فَتَحَصَّلُ مِنْ هٰذَا الخ تھا۔ سے چشم پوشی فرما کر بددیانتی کی۔

(۱۲) دلیل نمبر ۲۴ میں فتاویٰ محمدؒ بن عبدالوہاب نجدی میں مذکور عبارت "اِنَّ التَّرَاوِیْحَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً" کی دلیل بالکل ظاہر نہ کی۔ کیونکہ وہ زبردست ضعیف تھی۔

(۱۳) دلیل نمبر ۲۶ میں المشرب الوردی کے محولہ صفحہ پر علامہ وحید الزمان حیدر آبادیؒ کے فیصلہ کو چھپا کر بددیانتی کی۔ نیز المشرب الوردی کے ص۹۷ سطر نمبر ۱۸ تا ۲۱ سے بھی چشم پوشی کر کے بددیانتی کا ارتکاب کیا۔

(۱۴) دلیل نمبر ۲۷ میں مولانا ثناء اللہؒ کے فتویٰ کی پوری عبارت نقل نہ کی بلکہ اس میں ظالمانہ کانٹ چھانٹ اور بددیانتی سے کام لیا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# قادری صاحب کے سفید جھوٹ

① قادری صاحب نے اپنے اشتہار کی دلیل نمبر ۲ میں امام رافعیؒ کے قول "انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالناس عشرین رکعۃ لیلتین یعنی بے شک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے لوگوں کو دو راتوں میں بیس بیس (تراویح) پڑھائیں " کو حدیثِ رسول قرار دیا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتانِ عظیم ہے۔ جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو اسے آپ کے ذمے لگانا کتنا بڑا جرم ہے؟ اور اس کی سزا کیا ہے؟ قادری صاحب اس سے بخوبی واقف ہوں گے۔ ہمیں اس پر اظہارِ خیال کرنے کی ضرورت نہیں۔

② دلیل نمبر ۵ میں مذکورہ روایت پر آثار السنن ج۲ ص۵۷ کا حوالہ دیا جو سولہ آنے غلط اور سو فیصدی سفید جھوٹ ہے۔

③ دلیل نمبر ۱۱ میں مصنف ابن ابی شیبہ اور قیام اللیل ص۹۱ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:۔ حضرت عطاء تابعیؒ جنہوں نے دو سو صحابہ کرامؓ کی زیارت کی ہے۔ جبکہ محولہ کتب میں مذکورہ مقام پر ایسی کوئی بات نہیں۔

④ دلیل نمبر ۱۴ میں ابنِ حجر ہیثمیؒ المتوفی ۹۷۵ھ کا قول ابنِ حجر عسقلانیؒ المتوفی ۸۵۲ھ کے ذمہ لگا دیا۔ جو سولہ آنے غلط اور سو فیصدی سفید جھوٹ ہے۔

⑤ دلیل نمبر ۲۱ میں امام بیہقیؒ کے ذمے یہ بات لگائی ہے کہ انہوں نے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں بیس رکعات تراویح اور وتر کے ساتھ قیام کرتے تھے، حالانکہ ایسا ناممکن ہے۔

⑥ دلیل نمبر ۲۶ میں یزید بن رومانؒ والی بیس رکعت تراویح والی روایت کے متعلق سب سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

زیادہ صحیح اور ثابت ہے کا قول علامہ وحید الزمان حیدر آبادیؒ کے ذمے لگایا۔ حالانکہ انہوں نے اسے لفظ قیل سے لکھا ہے۔ اور اپنا فیصلہ اس کے بر عکس بسند صحیح وتر سمیت گیارہ رکعات سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ارشاد فرمایا ہے۔

اس کے علاوہ قادری صاحب اپنے دعویٰ (موقف) "حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بیس رکعات تراویح پڑھنے کا ثبوت" (ہر سہ میں سے کسی ایک پر (بھی)، کوئی ایک صحیح غیر مجروح حدیث پیش نہیں کر سکے بلکہ انتہائی ضعیف روایت، شاذ اور منقطع السند ضعیف آثار پیش کیے ہیں اور اکابرین کی عبارات (میں تحریف اور ظالمانہ کانٹ چھانٹ کر کے ان) کا سہارا بھی لیا ہے۔ جو ان کے لیئے بالکل غیر مفید ثابت ہوا ہے۔

تمہارے راز سربستہ کو طشت از بام کرتا ہے
ہمارے ضبط کا ناقابلِ اظہار ہو جانا

اس کے برعکس ہم نے ہادیٔ کائنات، امام الانبیاء، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین وتر سمیت گیارہ رکعات نمازِ تراویح پڑھنے کا واضح ثبوت صحیح غیر مجروح حدیث سے پیش کر دیا ہے۔

نیز امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو وتر سمیت گیارہ رکعات تراویح پڑھانے کا حکم بھی متصل السند صحیح حدیث سے واضح کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو غلط، بے بنیاد اور خود ساختہ راستوں سے محفوظ رکھے۔ اور انتہائی ضعیف حدیث اور منقطع السند ضعیف آثار کے مقابلہ میں صحیح غیر مجروح حدیث اور متصل السند

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

صحیح آثار پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَجَمِيْعِ مُتَّبِعِيْهِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ٥ اٰمِيْن ٥

احقر الناس
عبد الغفور اثری

شعبان ۱۴۱۲ھ
فروری ۱۹۹۲ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۲ | احیاء العلوم | امام محمدؒ بن محمدؒ غزالی | المتوفیٰ ۵۰۵ ھ |
| ۴۳ | غنیۃ الطالبین | شیخ عبدالقادر جیلانیؒ | 〃 ۵۶۱ ھ |
| ۴۴ | فقہ السنۃ | علامہ السید سابقؒ | 〃 ھ |
| ۴۵ | عرف الجادی | مولانا نورالحسن خان بھوپالویؒ | 〃 ھ |
| ۴۶ | التعلیق الحسن | علامہ ظہیر احسنؒ نیموی حنفی | 〃 ھ |
| ۴۷ | شہادت القرآن | علامہ حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی | 〃 ۱۳۷۵ھ |
| ۴۸ | فتاویٰ محمد بن عبدالوہاب | امام محمدؒ بن عبدالوہاب نجدی | 〃 ۱۲۰۶ ھ |
| ۴۹ | المشرب الوردی | علامہ وحیدالزمانؒ حیدرآبادی | 〃 ۱۳۳۸ھ |
| ۵۰ | ماثبت من السنۃ | شیخ عبدالحق حنفی دہلویؒ | 〃 ۱۰۵۲ ھ |
| ۵۱ | ما انعم علی الامۃ | مفتی معین الدین حنفی نعیمی | 〃 ھ |
| ۵۲ | ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر | شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ | 〃 ۱۳۶۷ھ |
| ۵۳ | الحاوی للفتاویٰ | امام عبدالرحمٰنؒ بن ابی بکرؒ سیوطی | 〃 ۹۱۱ ھ |
| ۵۴ | المصابیح فی صلوٰۃ التراویح | امام عبدالرحمٰنؒ بن ابی بکرؒ سیوطی۔ | 〃 ۹۱۱ ھ |
| ۵۵ | مجموعہ فتاویٰ عزیزی | شاہ عبدالعزیز حنفی دہلویؒ | 〃 ۱۳۳۹ھ |
| ۵۶ | مجموعہ فتاویٰ عبدالحی | علامہ عبدالحی حنفی لکھنویؒ | 〃 ۱۳۰۴ھ |
| ۵۷ | حقیقت الوحی | مرزا غلام احمد حنفی قادیانی۔ | 〃 ۱۳۲۶ھ |
| ۵۸ | اربعین | مرزا غلام احمد حنفی قادیانی۔ | 〃 ۱۳۲۶ھ |
| ۵۹ | ختم نبوت | مولانا محمد بشیر حنفی بریلوی کوٹلوی۔ | |
| ۶۰ | مرزا قادیانی کی حقیقت | مولانا محمد ضیاء اللہ حنفی قادری بریلوی۔ | |
| ۶۱ | بیس تراویح کا لاجواب بیان | مولوی ابوداؤد محمد صادق حنفی بریلوی۔ | |
| ۶۲ | بیس رکعات تراویح پڑھنے کا ثبوت | مولانا محمد ضیاء اللہ حنفی قادری | |

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

# مولانا عبدالغفور اثری کی

## علمی و تحقیقی تصانیف

## حنفیت اور مرزائیت

جو ۹ ابواب پر مشتمل ہے

- مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا، غیر مقلد وہابی اہلحدیث یا حنفی المذہب مقلد؟
- حکیم نور الدین بھیروی کون تھا، غیر مقلد وہابی اہلحدیث یا حنفی المذہب مقلد؟
- مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے لیے میدان کس نے ہموار کیا؟
- غیر تشریعی اُمتی نبی اور مثلِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بننے کے لیے چور دروازے
- کلمہ طیبہ میں تحریفِ لفظی و منصبی اور رسالتِ جدیدہ ناسخہ
- مولوی احمد رضا خان بریلوی نے مرزا قادیانی کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کیوں نہ کیا؟
- مرزائیت اور بریلویت کے عقائد و نظریات میں یکسانیت
- کیا وہابیوں اور مرزائیوں کے عقائد و اعمال میں بڑی یکسانیت ہے؟
- پانچ روایتوں کی تحقیق۔

- ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟
- رضا خانی اشتہار پر ایک نظر
- علماء اہلحدیث کے نام کھلے خط کا جواب
- تحفہ رمضان
- اصلی اہلِ سنت
- ندائے یا محمد ﷺ کی تحقیق

اہلحدیث یوتھ فورس محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

www.ircpk.com
www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net